مجلہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۱ء

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

Taj ush Sharia Urs Committee

K A R A C H I

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلّہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۱ء

جلد ۲ ذیعقد ۱۴۴۲ھ جون ۲۰۲۱ء

مرتب: حافظ محمد شاکر قادری معاون: عبید الرحمٰن

مضامین

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کی سرگرمیاں ____ صفحہ ۱

تاج الشریعہ کی ایک تقریر ____ ۲

پیغامات برائے تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۱ء ____ ۶،۵

خطبۂ استقبالیہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء ____ ۷

خطبۂ صدارت تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء ____ ۸

افکارِ شیخ الاسلام تاج الشریعہ ____ ۱۰

تاج الشریعہ کی یادیں ____ صفحہ ۱۲

تاج الشریعہ کی مقبولیت ____ ۱۴

تاج الشریعہ کے مرشدِ اجازت مولانا برہان الحق جبل پوری ____ ۱۷

مولانا شوکت حسن خاں قادری نوری ____ ۱۸

منظومات ____ ۱۹

حياة تاج الشريعة الشيخ محمد أختر رضا خان (عربی) ____ ۲۰

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کی سرگرمیاں

حافظ محمد شاکر قادری

شیخ الاسلام تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب عرس کمیٹی نے گزشتہ سال عرس تاج الشریعہ کا انعقاد ۴ جولائی ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ کیا تھا۔ الحمد للہ عرس کی نشتوں میں "محفل نغمات اختؔر" اور "تاج الشریعہ کانفرنس" کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور مبارک بادوں کا سلسلہ کئی ماہ تک جاری رہا۔

تقریب عرس کے بعد ہر انگریزی ماہ کے تیسرے اتوار کو مغرب تا عشاء ماہانہ محفل ذکر اور تربیتی نشت کا سلسلہ شروع کیا گیا جو سال بھر جاری رہا۔ عرس قادری رضوی کے موقع پر علامہ عامر اخلاق شامی مدظلہ کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا۔ الحمد للہ سیکڑوں افراد نے اس عظیم تقریب میں شرکت فرمائی۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موقع پر محفل صبح بہاراں کا انعقاد کیا گیا اور لانڈھی کورنگی مین شاہراہ پر عید میلاد النبی کے جلوسوں کے لیے استقبالیہ کیمپ لگایا گیا جہاں مشروبات اور لنگر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر بک اسٹال بھی سجایا گیا۔ محفل گیارہویں شریف اور امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی کے وصال پر ملال پر تعزیتی ریفرنس کی تقریب کے لیے بہاول پور سے مولانا سید احمد شاہ بخاری مدظلہ العالی کو مدعو کیا گیا۔ بڑی تعداد میں عوام اہل سنت نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا غلام غوث بغدادی، مفتی عدیل رضا، جناب الطاف پولانی اور دیگر علماء خصوصی طور پر تشریف لائے۔ یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عرس خواجہ کے موقع پر مولانا سراج الدین اختر القادری مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ عرس کمیٹی کے زیر اہتمام دیگر پروگرام منعقد ہو کر عوام کے لیے تعلیم و تربیت اور سرگرمیوں کا ذریعہ بنے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اس سال عرس کی تقریب ۲۶ جون بروز ہفتہ ہو رہی ہے جو حسب سابق چار نشستوں پر مشتمل ہوگی:

قرآن خوانی .... ظہر تا عصر

محفلِ نغمات اختؔر (کلامِ تاج الشریعہ).... عصر تا 8 بجے

تاج الشریعہ کانفرنس (خطابات).... 8 تا 10:30 بجے

مناقب مشائخ قادریہ، فاتحہ ....10:30 بجے تا 11 بجے

پیشِ نظر یادگاری مجلّہ تاج الشریعہ کانفرنس جس میں گزشتہ کانفرنس کے خطبات اور تقاریر شائع کی جا رہی ہیں عرس تاج الشریعہ کے موقع پر ہدیہ قارئین ہے۔ ہم تمام احباب کے ممنون ہیں کہ انھوں نے کانفرنس کے لیے پیغامات دیئے، مریدین تاج الشریعہ جنھوں نے مضامین اور منظومات تحریر کیں، محبین تاج الشریعہ جنھوں نے مجلّہ کے لیے اشتہار دیئے اور دیگر معاونینِ عرس کمیٹی جنھوں نے جملہ انتظامات کے لیے بروقت وسائل مہیا کر دیئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو

خطاب: تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قدس سرہ

الحمدللہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من یھد اللہ فلا مضللہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ بالھدی و دین الحق ارسلہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ و علیٰ و الہ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم ابدا۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **''یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین''** صدق اللہ و مولانا العلی العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاھدین و الشاکرین و الأمنین و المطئنین و لموقنین و الحمد للہ رب العلمین۔ ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد طب القلوب و دوائھا و عافیۃ الابدان و شفائھا و نور الابصار و ضیائھا و الہ و صحبہ وبارک وسلم۔

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلہ دین مددے کعبہ ایماں مددے
انتظار کرم تست من عینی را
اے خدا بین و خدا جود و خدادا مددے

آصف عبد الغفار (ملاوی) نے کہا کہ کچھ نعت کے شعر پڑھ دوں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک تعالیٰ عنہ سے یہاں سب الحمدللہ منسلک ہیں۔ بہت سارے لوگ ان کے سلسلہ سے وابستہ ہیں اور اعلیٰ حضرت کا معاملہ تو یہ ہے کہ وہ کسی سلسلہ کے پیر ہی نہیں ہیں بلکہ وہ امام اہل سنت ہیں۔ ہر سلسلہ والا، جو صحیح سنی ہے real سنی ہے وہ اپنا امام، اپنا leader، اپنا master ان کو مانتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کی محبت ہر شخص کے دل میں engraved کردی ہے۔ ان کی محبت کا نقش ایسا ہے کہ (دوسرے) لوگ چاہ رہے ہیں کہ مٹائیں لیکن وہ نقش مٹ نہیں سکتا اس لیے کہ ان کی محبت اللہ نے engraved کردی ہے۔ اور معاملہ یہ ہے کہ وہ آج real Muslim اور سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک پہچان ہیں۔ اور ان ہی کی پہچان نہیں ہیں بلکہ ان کے مسلک اور دین کی پہچان ان کے نام سے ہے۔ مسلک اہل سنت کا دوسرا نام مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم جو میں نے آیت کریمہ پڑھی ہے اور سورہ فاتحہ میں جو تعلیم ہے کہ ہم لوگ دعا کرتے ہیں کہ "اھدنا الصراط المستقیم" O Allah! lead us on the right way اور "صراط الذین انعمت علیھم "The way of people you favor ان کے راستہ پر جن پر تونے اپنا انعام کیا، "غیر المضوب علیھم "Not the way of people who faced your anger" والضالین "and (not the way of) people your clamity occured on them" "والضالین" Not the way of people who went astray ان کے راستہ پر مت چلا جو بھٹک گئے بلکہ ان کے راستہ پر چلا جن پر تونے اپنا احسان فرمایا۔ وہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان فرمایا اور ان کی تعلیم کیا تھی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم کیا ہے اور قرآن کی تعلیم کیا ہے؟ وہ کیا ہے یہ اعلیٰ حضرت سے سنو:

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر

یہ وہابی کے لیے نہیں ہے، یہ رافضی کے لیے نہیں ہے۔ جو چار یاروں (میں سے کسی) سے عداوت رکھتا ہے اس کے لیے نہیں ہے یا جو چار یاروں کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے وہابی ہے رافضی ہے کوئی بھی ہو یہ بشارت اس کے لیے نہیں ہے۔ یہ good news کس کے لیے؟ (اس کے لیے) جو چار یار کا چاہنے والا ہے، حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر کا چاہنے والا ہے اس کے لیے یہ بشارت ہے۔

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے
مدینہ جان جنان و جہاں وہ سن لے

ہمارے نصیب میں غوث اعظم (کے نام کا) مرغا ہے، پاک و حلال جانور (کے گوشت) کی بریانی غوث اعظم کے نام کی ہمارے نصیب میں ہے اور کوا ان (دیوبندیوں) کے نصیب میں ہے۔ اب انھوں نے کوا کھا کر جنت کا خواب دیکھا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مدینہ جان جنان و جہاں وہ سن لے
جنھیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے
پڑی اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

میری تقریر دو دن سے بالکل مسلسل اور linked رہی ہے۔ میری تقریر کا موضوع یہ ہے کہ اللہ و رسول ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم نیکوں سے رابطہ میں رہیں، نیکوں کے ساتھ میں رہیں۔ اسی لیے میں نے یہاں پر یہ آیت کریمہ پڑھی کہ "یاایھا الذین امنو ااتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو "وکونوا مع الصادقین" سچوں کے ساتھ میں رہو۔ O believers! Fear Allah and be with the truthful people سچوں کے ساتھ میں رہو۔

تو میں اسی پر زور دے رہا ہوں کہ قرآن نے بتایا

ہے کہ سچوں کے ساتھ رہو۔ لیکن آج ایک مہم یہ چلی ہے کہ سچے اور جھوٹے سب مل جائیں۔ طاہر القادری چندبرس پہلے یہاں آئے تھے۔ ان کا بھی دعویٰ یہ تھا کہ دیوبندی، وہابی، رافضی، قادیانی، بریلوی سب ایک ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ کچھ لوگ سچے ہیں اور کچھ لوگ جھوٹے ہیں اور قرآن نے ہمیں یہ بتادیا کہ سچوں کے ساتھ میں رہو اور جھوٹوں کے ساتھ میں مت رہو۔

مطلب یہ ہے کہ سچوں کے ساتھ میں رہوگے تو پھر اللہ تبارک تعالیٰ کے دین پر قائم رہوگے، صحیح راستہ پر رہوگے اور جب سچوں کے ساتھ جب رہوگے تو اللہ کے رسول تک پہنچو گے اور اللہ کے رسول تک جب پہنچو گے تو اللہ تک پہنچو گے۔ یہی سورہ فاتحہ کی تعلیم ہے کہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ چلا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنا احسان فرمایا؛ ان لوگوں کے راستہ پر مت چلا جن پر تیرا غضب ہوا جن پر تیرا عذاب نازل ہوا، یہودی؛ اور ان کے راستہ پر مت چلا جو راستہ سے بھٹک گئے، نصرانی (کرسچن) وغیرہ۔ ہم کو ان لوگوں کے راستہ پر چلا، ان کے ساتھ میں رکھ ہم کو جن پر تو نے اپنا احسان فرمایا، جو تیرے favorite ہیں اور جو تیرے saint ہیں اور جو تیرے اولیائے کرام اور بزرگان دین ہیں ان کے ساتھ میں ہم کو رکھ اور ان کے راستہ پر چلا۔

تو ہم کو جو connection کی تعلیم دی گئی ہے کہ ہم اپنا connection نیکوں کے ساتھ رکھیں اور نیکوں کے ساتھ ہم رہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی چیز ہم کو دوسروں سے الگ اور ممتاز کرتی ہے۔ ہمارے دین میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم سچوں سے اپنا رابطہ رکھو، سچوں سے رابطہ رکھوں گے تو اللہ والے ہوگے۔ اور ہمارے دین میں یہ بتایا گیا ہے کہ سچوں کی تعظیم کرو، سچوں سے محبت کرو۔ سچوں سے محبت کروگے تو تمہیں اللہ کی محبت ملے گی اس کے رسول کی محبت ملے گی۔ اور سچوں کی تعظیم کروگے تو سچوں کی تعظیم کے ذریعے سے نبی کی تعظیم ملے گی اور اللہ کی تعظیم ہوسکے گی اور اگر سچوں سے رابطہ ختم ہوگیا تو نہ رسول کی محبت ملے گی نہ اللہ کی محبت ملے گی اور نہ رسول کی تعظیم کرسکوگے نہ اللہ کی تعظیم کرسکوگے۔ اور جب کچھ نہیں کرسکوگے تو دین تم کو نہیں ملے گا۔

تو سچوں سے ہمیں جو in touch رکھا گیا ہے اور ہم جو کہا گیا ہے کہ سچوں سے in touch رہو اور سچوں سے رابطہ رکھو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان سچوں کو دین کا significant بنایا ہے، دین کا نشان بنایا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کے راستہ کو اپنا راستہ قرار دیا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے کوئی راستہ concerete کا، سیمنٹ کا یا جیسے آپ کے راستے ہوتے ہیں ایسا کوئی راستہ نہیں بنایا ہے۔ بلکہ ان ہی کے راستہ کو ان کی روش کو اور ان سچوں کے actions کو اللہ تبارک تعالیٰ نے right way اور straight way اور right path قرار دیا ہے جو بالکل proceeding to Allah ہے، اللہ تک پہنچانے والا راستہ ہے۔ اس لیے ہمارے اور ان (وہابیوں) کے درمیان فرق یہ ہے۔ ہمارے مذہب میں وسیلہ بڑی چیز ہے اور یہ (وہابی) بے چارے بے وسیلہ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم وسیلہ نہیں لیں گے ہم وسیلہ نہیں پکڑیں گے۔ جبکہ اللہ نے وسیلہ مقرر کیا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ تو کسی وسیلہ کا محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو نبی نہ بھیجتا، نہ رسول بھیجتا، نہ کسی کو ولی بناتا، نہ کسی کو صالح بناتا، نہ اولیائے کرام مقرر کرتا، نہ بزرگان دین مقرر کرتا بلکہ جس کے دل میں چاہتا ہدایت پیدا کرتا۔ وہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ نہیں رکھتا؟ لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا بلکہ یہ وسیلے مقرر کیے حالانکہ اس کو حاجت نہیں ہے۔ اس نے جب بغیر حاجت کے یہ وسیلے مقرر کیے تو ہم تو سراپا سراسر محتاج ہیں۔ ہم ان وسیلوں کے بغیر کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ پھر یہ ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کا دین پھیلاتے ہیں اور اللہ والے ہیں اور دین کے representative ہیں اور یہ کیسے دین کے representative ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ کرو اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں کریں گے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ کی command کو جو violate کرے وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے دین کا representative ہوگا؟ یا وہ ہوگا جو اللہ تبارک تعالیٰ کی command کو follow کرے؟

ادھر سے پتہ لگا کہ ہم لوگ جو اللہ تعالیٰ کے rule کو اور اللہ تعالیٰ appointed کو بتاتے ہوئے وسیلہ کو اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تو دین ہمارا ہے، کلمہ ہمارا ہے، ایمان ہمارا ہے۔ اس میں we have got clear evidence, which can prove our faith۔ وہ کیا ہے؟ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ You cannot be a real Muslim until you adopt a wasila which is proceeding to Allah۔ تو ہم کو یہ کلمہ بتا رہا ہے۔ Is it enough if you say لاالہ الا اللہ؟ If one says only لاالہ الا اللہ can he be considered a Muslim? No one can consider you a Muslim until he says محمد الرسول اللہ۔ جب تک "محمد الرسول اللہ" نہیں بولوگے مسلمان نہیں قرار دیئے جاؤگے۔ And if you just contend with the second part (of kalima) and does not recite لا الہ الا اللہ۔ Now I am just putting it before you that if one says محمد الرسول اللہ is he a Muslim or not? What are you going to consider him? Yes, you would considered him a Muslim because محمد الرسول اللہ is comprising of the both: Oneness of Allah and the Prophethood of Muhammad Rasulullah۔ "محمد اللہ کے رسول ہیں" کا مطلب یہ ہوا کہ It is based on wasila۔

If you do not accept a wasila, if you refuse a wasila, you cannot be a Muslim. مومن اور غیر مومن کے درمیان یہ فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں "لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" پڑھوا کر یہ بتایا کہ جب تک ان کا نام نہیں ہوگا مسلمان نہیں بنوگے۔ رسول اللہ کے دین میں یہ آیا کہ جب تک میرے غلاموں کا دامن نہیں تھاموگے

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسی کو قرآن میں فرمایا "کونوا مع الصادقین"۔ اللہ والے بننا چاہتے ہو تو سچوں کے ساتھ رہو۔ To reach Allah, you have to be in touch with the truthful people with the persons Allah has called them Sadiqeen. ان کے ساتھ میں رہو گے تو اللہ تک پہنچو گے۔ اسی لیے میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اگر اس بات پر عمل کرو گے تو تمہارا ایمان تمہارا عقیدہ مضبوط ہوگا۔ If you want to make your iman strong, you would need to remain in touch with pious persons, you have to respect them, and you have to love them. اگر کوئی یہ سمجھتا ہے ہم ان کو نہیں پکڑیں گے، ان سے محبت نہیں کریں گے ان کو disgrace کریں گے تو اس کو ایمان نہیں کفر ملے گا، شیطان کا راستہ ملے گا۔ وہ منہاج القرآن نہیں منہاج الشیطان ہو گی۔

اسی لیے ہم کو دنیا کی زندگی میں یہ کہا گیا کہ تمہارے پاس جو pious persons زندہ ہیں ان کے ساتھ رہو، ان سے رابطہ رکھو۔ اور ہم جو قبروں پر حاضر ہوتے رہو تو وہ اس لیے کہا گیا کہ نہ صرف ہمارا connection دنیا میں جو نیک زندہ ہیں ان کے ساتھ بھی رہے اور جو ہمارے پاس سے چلے گئے اور قبروں میں ہیں ان سے بھی ہمارا connection رہے۔ اور اس لیے بھی کہ ہم کو موت یاد رہے اور یہ سبق لیں کہ جیسے ہمارے بزرگان دین دنیا سے مسلمان گئے ہم کوشش کریں کے اس دنیا میں ہم ان کے راستہ پر چلیں۔ پھر جب ہمارا انتقال ہو تو دنیا سے مسلمان اٹھیں اور موت کے بعد ان کو join کر سکیں۔ زیارت قبور کا حکم اس لیے دیا گیا ہے۔

لیکن وہابی کہتا ہے کہ زیارت مت کرو۔ میں مدینہ شریف گیا گزشتہ سال رمضان کی بات ہے۔ جیسے ہی مسجد نبوی میں داخل ہو رہا تھا تو ایک وہابی آیا اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ زیارت جائز نہیں۔ میں نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور میں نے اپنا کام کیا (زیارت وحاضری بارگاہ رسالت کی)۔ ہمیں تو رسول کی تعلیم یہ ہے کہ سچوں کے پاس آتے رہو اور قبروں تک اپنا راستہ رکھو۔ This order comprises two rules: you visit graves and maintain graves۔ وہابیوں کا دھرم تو یہ ہے کہ قبروں کے زمین کے برابر کر دو لیکن حضور فرماتے ہیں کہ رابطہ رکھو اور ان کی قبروں کو باقی رکھو۔

یہ (وہابی) دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضور کا وصال (کا وقت قریب) ہوا تو حضور اپنے چہرے پر چادر ڈالے ہوئے تھے اور اپنے چہرے پر سے چادر ہٹاتے ہوئے فرماتے تھے کہ یہود پر لعنت ہو جنھوں نے قبور کو مساجد بنا لیا۔ تو وہابی یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے زیارت کا منع ہونا ظاہر ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو زیارت سے منع کرے۔ لیکن حدیث تو اسی کو سمجھ میں آئے جس کو رسول اللہ کے دربار سے حدیث کی فہم عطا کی گئی ہو۔۔۔ حدیث کا فہم ان کے بے ہی کہاں۔ حدیث کا فہم ہمارے لیے ہے۔

اس حدیث کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ کہ یہودیوں نے نبیوں کی قبر کے اوپر مسجد کھڑی کی They construct mosque over the graves of Prophets....This is improper action and it may not be considered as respect and may be considered disrespecting Prophet. تو حضور نے یہودیوں پر لعنت اس لیے کی کہ انھوں نے انبیاء کی قبروں کی توہین کی۔ تو اب دیکھیں کہ ان وہابیوں نے بزرگان دین کی قبروں کو ڈھا دیا، صحابہ کرام کی قبروں کو ڈھا دیا۔ تو ان کو کیا کہا جائے؟

دوسرا مطلب یہ کہ یہودیوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو قبلہ بنا لیا تھا۔ They directed themselves while performing prays in the direction of graves. قبر کو قبلہ بنانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، اگر قبر اس طرح ہے کہ دائیں ہے یا بائیں ہے یا پیچھے ہے تو منع ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

اب میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں اور آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مسلک اہل سنت وجماعت پر قائم رہیں اور اسی کا نام مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ اتحاد سنیوں کا آپس میں ہو سکتا ہے لیکن آپ کو لگے کہ کوئی آپ کو unite کرنا چاہ رہا ہے غلط کے ساتھ تو ایسا اتحاد illegal ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔ وکونوا مع الصادقین، سچوں کے ساتھ میں رہو جھوٹوں کے ساتھ مت رہو۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کے زیر اہتمام
تاج الشریعہ کے کلام پر مشتمل **محفلِ نغماتِ اختر**
کے انعقاد پر **مبارک باد** پیش کرتے ہیں۔
منجانب: ڈاکٹر آمنہ یٰسین و اہل خانہ

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کے زیر اہتمام تاج الشریعہ سے
متعلق مقالات پر مشتمل **تاج الشریعہ کانفرنس**
کے انعقاد پر **مبارک باد** پیش کرتے ہیں۔
ایصال ثواب: محمد علی قادری ◊ منجانب: اہل خانہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

(پیغام برائے تاج الشریعہ کانفرنس۲۰۲۱ء)

University of Nottingham
UK | CHINA | MALAYSIA

کراچی یونیورسٹی

The Respectable Taj – Ush – Shariah Urs Committee

Assalam o Alaikum,

Hazrat Maulana **Muhammad Akhtar Raza Khan** (Allah be pleased with him) was a renowned religious scholar and Na'at poet. He had great command over different religious and other faculties thati nclude Ilm-e-Tafseer, Hadith, Fiqha, Philosophy, Serat and Maths.

He is the descendent ofh ighly respected Hazrat Imam Ahmed Raza Khan. Hazrat (R.A) translated numerous books of Imam Ahmed Raza (R.A) from Urdu and Persian to Arabic language.

I solemnly declare that Hazrat Mufti Akhtar Raza Khan (R.A.) had an unmatched era as an enlightened and practicing religious scholar. May Allah Taala shower His countless blessings upon your soul and accept you contributions in the world of religious wisdom.

Ameen.

Dr Tahseen Ahmed Jilani
Associate Professor,
Department of Computer Science, University of Karachi - Pakistan
Digital Research Scientist, University of Nottingham – Nottingham, UK

www.muftiakhtarrazakhan.com

(پیغام برائے تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۱ء)

SARWAT FATIMA
MEMBER OF PROVINCIAL ASSEMBLY SINDH
TEHREEK-E-LABBAIK PAKISTAN

*Ref*______________ *Date* 16-June-2021

محترم حافظ محمد شاکر قادری

صدر تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس بھی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری از ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے موقع پر "تاج الشریعہ کانفرنس" کا انعقاد ہو رہا ہے۔ بلاشبہ بزرگا دن دین کے اعراس دین اسلام کی شان وشوکت اور اہلسنت کی یکجہتی کا مظہر ہوتے ہیں۔

حضرت تاج الشریعہ کو موجودہ دور کے علمائے کرام اور مشائخ عظام میں تا عمر عالمی مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ان کی ساری زندگی خدمت دین میں گزری اور انھوں نے اپنے خاندانی بزرگوں کے نقش پر چل کر ہمارے لئے ایک واضح پیغام دیا ہے۔ بلاشبہ وہ مسلک اہلسنت اور مذہب حنفی کے سچے مبلغ اور نڈر رہنما تھے۔ امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی قدس سرہ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ذکر بہت محبت سے کرتے تھے اور ان کو اکابرین اہل سنت میں شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت تاج الشریعہ کے درجات بلند تر فرمائے اور ہمیں ان کے فیضان کرم سے نوازتا رہے۔

میری طرف سے اس بابرکت تقریب کے انعقاد پر مبارک باد قبول فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ جملہ اراکین عرس کمیٹی اور معاونین کو اس کارِ خیر پر بہترین اجر عطا فرمائے اور ہم سب کو علماء ومشائخ کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین

والسلام

Sarwat Fatima

ثروت فاطمہ

رکن صوبائی سندھ اسمبلی

خطبۂ استقبالیہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء

حافظ محمد شاکر قادری ، صدر تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

الحمد لله، الحمد لله رب العالمين۔ الحمد للہ نحمده و نستعینہ و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيأت اعمالنا من يهده الله فلا مضلله و من يضلله فلا هادی له و نشهد ان لااله الا الله وحده وحده وحده لاشریک له و نشهدان سيدنا و سندنا و مولانا و ماونا و ملجانا و حبيبنا و طبيبنا و طبيب قلوبنا و شفيعنا و كريمنا و غوثنا و غياثنا و معينا و مغيثنا و وكيلنا و كفيلنا و حفيظنا و ناصرنا و مالكنا و ملكنا و قاسمنا و قاسم رزقنا و سيدنا و مولانا محمدا عبده و رسوله۔ اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محترم صدرِ محفل پیر فرحت حسن خاں نوری مدظلہ، خلفائے تاج الشریعہ، حضرات علما و مشائخ اور معزز مہمانان گرامی تاج الشریعہ عرس کمیٹی کی مجلس استقبالیہ کی طرف سے میں آپ کو اس کانفرنس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اس تقریب کی دعوت قبول کی اور تشریف لائے۔

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کی تاسیس آج سے سات ماہ قبل ہوئی تھی اور یہ کمیٹی کے زیر اہتمام پہلا پروگرام ہے۔ الحمدللہ، کمیٹی کے پیش نظر حضور تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری قدس سرہ کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کے افکار کے ابلاغ کا ایک وسیع پروگرام ہے۔

تاج الشریعہ صرف جنوبی ایشیاء کے ایک عظیم دینی خاندان کے فرد ہی نہیں تھے بلکہ وہ بذات خود ایک بڑے مفسر، محدث، فقیہ و مفتی اور ہر دلعزیز صوفی و شیخ طریقت تھے۔ آپ کو درجنوں علوم و فنون پر مہارت حاصل تھی۔ آپ کو عربی، اُردو، فارسی، ہندی اور انگریزی زبانوں پر دسترس حاصل تھی اور آپ نے نثر اور شاعری میں بھی اس کا اظہار کیا ہے۔

تاج الشریعہ مدرس بھی تھے، مصنف بھی تھے، مقرر بھی تھے، ناشر بھی تھے، مہتمم بھی تھے، منتظم بھی تھے۔ علماء و طلباء پر آپ خاص طور پر مہربان تھے۔ آپ کی ساری زندگی تعلیم و تبلیغ میں گزری۔ آپ کی حیات کا ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی اور دینی خدمت میں صرف ہوا۔ یہاں تک کہ دوران سفر ہوائی جہاز میں بھی اسلام کی خدمت و تبلیغ جاری رہتی۔ اس قدر مصروفیات کے باوجود آپ دنیا بھر کے سنی علماء و مشائخ سے رابطہ میں رہتے تھے۔ ہر سال اعلیٰ حضرت کے عرس پر عرب ممالک سے سنی علماء کو بریلی مدعو کرتے اور ان کی تقاریر کا اہتمام فرماتے تھے۔ تاج الشریعہ عرب و عجم میں یکساں معروف تھے۔ آپ کی عربی تصانیف عرب ممالک سے مسلسل شایع ہو رہی ہیں۔

تاج الشریعہ کے تصلب فی الدین اور تقویٰ سے آپ کے مخالفین کو بھی انکار نہیں۔ مسلک اہل سنت پر اپنے خاندانی بزرگوں کی طرح ساری زندگی مضبوطی سے قائم رہے اور اسی بات کی نصیحت خواص و عوام اہل سنت کو فرماتے رہے۔ آپ خلاف شرع امور پر فوری گرفت فرماتے اور رجوع و توبہ کی نصیحت کرتے تھے۔ اس معاملہ میں آپ کسی مصلحت کے قائل نہ تھے۔

تاج الشریعہ جیسی عظیم شخصیت کی حیات و خدمات اور افکار کے ابلاغ کے لیے منظم اداروں کے قیام کی ضرورت ہے۔ فقیر اور اس کے احباب نے اس عرس کمیٹی کی بنیاد حتی المقدور تاج الشریعہ کی حیات و فکر کی اشاعت کے لیے رکھی ہے۔ عرس کمیٹی نہ صرف ہر سال عرس تاج الشریعہ کے موقع پر "محفل نغماتِ اختر" اور "تاج الشریعہ کانفرنس" کا انعقاد کرے گی بلکہ درج ذیل طریقوں سے بھی اپنے مقاصد کے حصول کی کوشش کرے گی: ماہانہ محفل ذکر و تربیتی نشست، ایام مقدسہ کا شایان شان انعقاد، تاج الشریعہ سے متعلق کتب کی اشاعت، تاج الشریعہ کی تصانیف کی اشاعت، متعلقین تاج الشریعہ سے روابط، تاج الشریعہ کی فکر کے ابلاغ کے لیے مشترکہ منصوبوں پر کام، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر تاج الشریعہ کی حیات و خدمات پیش کرنا، حیات و افکار تاج الشریعہ سے متعلق خدمات میں مصروف افراد اور اداروں کی مدد وغیرہ۔ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عرس کمیٹی کے جملہ مقاصد کے حصول میں کامیابی عطا فرمائے۔

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کے پاس قابل اور محنتی افراد کی ٹیم موجود ہے جن کی شب و روز محنت سے آج اس عرس کا انعقاد ممکن ہوا ہے۔ اس تقریب کے انعقاد پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس کا بندوبست ہمارے اسی علاقے کے محبین تاج الشریعہ نے کیا ہے۔

آج عرس شریف کی پہلی نشست میں قرآن خوانی ہوئی، دوسری نشست میں کلام تاج الشریعہ پر مشتمل "محفلِ نغماتِ اختر" منعقد ہوئی اور اب تیسری نشست میں آپ "تاج الشریعہ کانفرنس" کے خطابات سماعت فرما رہے ہیں۔ ہماری مقررین سے دست بستہ گزارش ہے کہ اپنے موضوع پر گفتگو کے ساتھ ساتھ تاج الشریعہ سے متعلق اپنی ملاقات اور ذاتی مشاہدات کا اظہار فرمائیں تاکہ یہ سب ریکارڈ کا حصہ بن جائیں۔

ہم نے اس عرس کی تقریب کے دعوت نامہ کے ساتھ تاج الشریعہ سے متعلق تعارفی پمفلٹ شایع کیا ہے اور آج "مجلہ تاج الشریعہ کانفرنس" بھی حاضرین کو پیش کر رہے ہیں۔ آپ ہمیں مشوروں سے بھی نوازیں۔

اراکین عرس کمیٹی آپ حضرات، جملہ معاونین عرس، اراکین عرس کمیٹی، اہل محلہ اور مسجد انتظامیہ کے تعاون کا شکریہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلغ المبین۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

خطبۂ صدارت تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء

علامه فرحت حسن خاں قادری نوری

الهم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد طِب القلوب و دوائها و عافیة الابدان و شفائها و نور الابصار و ضیائها و علیٰ اله و صحبه وسلم۔ صلی الله علی النبی الامی و اله صلی الله علیه وسلم صلوة و سلاما علیک یا رسول الله۔ الله رب محمد صلی علیه وسلما نحن عباد محمد صلی علیه وسلما۔

الحمدللہ رب العالمین، ہم لوگ اس وقت یہاں تاج الشریعہ، وارث علوم اعلیٰ حضرت، خلیفہ مفتی اعظم ہند، نواسہ مفتی اعظم ہند، نبیرہ حجۃ الاسلام، شہزادہ مفسر اعظم، مولانا مفتی اختر رضا خاں علیہ الرحمہ کے عرس شریف میں جمع ہیں۔ میں حضرت مولانا حافظ شاکر قادری اور ان کے رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے حضور تاج الشریعہ کے دوسرے سالانہ عرس کی محفل سجائی ہے۔ یہ محافل ہم اس وجہ سے سجاتے جس کی طرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں:

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

تو یہ محفل ہم اس لیے سجاتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب بھی پہنچایں اور جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ صالحین کے ذکر میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ تو ان کی محفل منعقد کرکے وہ خیر و برکت بھی حاصل کرتے ہیں۔ ان محافل کا ایک اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ بزرگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا جائے اور پھر ہم ان کے نقش قدم پر چلیں تو ہمیں دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی نصیب ہو۔ اعلیٰ حضرت یہی فرماتے ہیں کہ:

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

قرآن کریم فرقان حمید میں سورۃ فاتحہ میں ہم روزانہ پانچ وقت پڑھتے ہیں "اهدنا الصراط المستقیم" اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ بعض لوگوں نے ترجمہ کیا کہ "سیدھا راستہ دکھا" لیکن اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ہم نے سرکار کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے سیدھا راستہ دیکھ تو لیا ہے لیکن ہم کمزور ہیں، گناہ گار ہیں، سیہ کار ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ 'تو چلا'۔ اعلیٰ حضرت یہ فرماتے ہوئے کہ سرکار دو عالم نے ہمیں صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ دکھادیا ہے لکھتے ہیں:

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

سیدھا راستہ یا صراط مستقیم کیا ہے؟ وہ سورۃ فاتحہ میں ہی آپ آگے پڑھیں تو موجود ہے کہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے احسان کیا۔ تو وہ انعام یافتگان کون ہیں؟ انعام یافتگان انبیاء کرام ہیں، صدیقین ہیں، شہداء ہیں، صالحین ہیں، اولیاء کاملین و بزرگان دین ہیں، حضور غوث پاک ہیں، خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری ہیں، داتا گنج بخش علی ہجویری ہیں، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہیں، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ہیں اور ان کے دونوں شہزادگان ہیں یعنی حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتی اعظم عالم اسلام مولانا مصطفی رضا خاں ہیں، اور ان ہی کے جانشین حضور تاج الشریعہ ہیں۔ یہ انعام یافتگان ہیں اس لیے ہم ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے ان کی زندگی کا مطالعہ بھی کرتے ہیں اور ایسی محافل میں بھی جاتے ہیں جہاں ان کی زندگی کے حالات بتائے جاتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ و رضوان کے بارے میں وقت کی قلت کے باعث مختصر اور جامع گفتگو کی ضرورت ہے۔ تو میں اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے جامع گفتگو تو نہیں کر پاؤں گا لیکن مختصر گفتگو کروں گا۔ جامع گفتگو کے لیے یہاں علامہ نسیم احمد صدیقی، مولانا یونس شاکر اور دیگر علماء کرام موجود ہیں۔ یہ آپ سے گفتگو فرمائیں گے۔ میں آپ کو صرف یہ بتاؤں گا کہ حضور تاج الشریعہ کو "تاج الشریعہ" کیوں کہا گیا، کب کہا گیا اور کس نے کہا۔

حضور تاج الشریعہ نے خود کو تاج الشریعہ نہیں کہا۔ آج لوگ اپنے نام کے ساتھ مفتی اور بڑے بڑے القابات لگالیتے ہیں یا ان کے مریدین یہ القابات ان کے نام کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ تو تاج الشریعہ کو تاج الشریعہ اس وقت کہا گیا جب آپ کے علم سے یہ بات ظاہر ہوئی اور اسی لیے آپ کو وارث علوم اعلیٰ حضرت بھی کہا گیا اور صدر العلماء بھی کہا گیا۔ عربی زبان پر مہارت آپ کو اپنے دادا حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں سے ملی۔ جب حضور حجۃ الاسلام عربی زبان میں گفتگو فرماتے تھے تو بڑے بڑے علماء انگشت بدنداں رہ جاتے تھے۔ جب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے مکہ معظمہ میں عربی زبان میں کتاب "الدولۃ المکیہ بلمادۃ الغیبیہ" تحریر فرمائی اور اس کے بعد حجۃ الاسلام نے کتاب "حسام الحرمین" پر تصدیقات لینے کے لیے وہاں کے علماء سے گفتگو فرمائی اور اُردو عبارتیں عربی میں کرکے تصدیقات کے لیے سنائیں تو وہ حیران رہ گئے کہ اس ہندی عالم کو عربی زبان و ادب میں کس پائے کی دسترس ہے۔ تو حضور تاج الشریعہ نے عربی زبان میں دسترس اپنے دادا سے لی تھی۔ آپ نے فتویٰ نویسی میں مہارت اور تقویٰ اپنے نانا مفتی اعظم ہند سے لیا۔ حضور مفتی اعظم کا تقویٰ جس کے بارے میں حضور تاج الشریعہ نے خود فرمایا:

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ نے ایک عرصہ حضور مفتی اعظم کی صحبت میں گزارہ اور ان سے فتویٰ نویسی بھی سیکھی اور تقویٰ بھی سیکھا۔ تفسیر کا فن اور حدیث کا فن آپ نے اپنے والد گرامی مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں سے سیکھا۔ حضور تاج الشریعہ جامعۃ الازہر (مصر) جانے سے پہلے جامعہ رضویہ منظر اسلام میں زیر تعلیم تھے۔ اس وقت حضور تاج الشریعہ کے والد مفسر اعظم جیلانی میاں وہاں کے شیخ الحدیث تھے۔ تو حضور تاج الشریعہ اپنے والد کے ساتھ منظر اسلام تشریف لے جاتے تھے اور اس کے بعد مفسر اعظم جہاں پروگراموں میں تبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے وہاں بھی حضور تاج الشریعہ ساتھ جاتے تھے۔ تو تفسیر، تقریر اور حدیث کے فنون آپ نے اپنے والد سے سیکھے۔ یہاں میں ایک بات اور عرض کروں کہ حضور مفسر اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کا وعظ، تقریر، تفسیر اور جس طرح سے آپ تبلیغ کرتے تھے اور بیان کرتے تھے تو منظر اسلام کے علمائے کرام دم بخود رہ جاتے تھے۔ آپ کے دوست تھے حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی جو خود ایک بلند پایہ خطیب تھے، مبلغ تھے، معلم تھے اور اعلیٰ حضرت کے شاگرد تھے وہ میرے نانا مفسر اعظم جیلانی میاں کے دوست تھے۔ تو اکثر مواعظ کی محافل میں دونوں ساتھ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسے ایک موقع پر حضرت محدث اعظم ہند نے تقریر فرمائی اور حضور مفسر اعظم ہند نے بھی تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر سن کر محدث اعظم نے فرمایا کہ حضرت آپ کی تقریر سن کر میں اپنے لئے چار چھ تقاریر تیار کر لوں گا۔ تو یہ مفسر اعظم کا فن تھا جو تاج الشریعہ کو ورثہ میں اپنے والد ماجد سے ملا۔

حضور تاج الشریعہ جامعہ رضویہ منظر اسلام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ ازہر تشریف لے گئے۔ جامعہ ازہر سے جب لوگ تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں تو فخریہ کہتے ہیں کہ ہم نے جامعہ ازہر میں پڑھا ہے اور ہمارے پاس جامعہ ازہر کی سند ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیے کیوں کہ میں سمجھتا ہوں عالم اسلام میں آج بھی جامعہ ازہر کی سند سب سے بڑی سند ہے۔ لیکن حضور تاج الشریعہ فرماتے تھے کہ نہ مجھے منظر سے وہ ملا نہ مجھے ازہر سے وہ ملا جو مجھے مفتی اعظم کی نظر سے ملا، میں آج جو کچھ ہوں وہ حضور مفتی اعظم کی نظر کرم کی وجہ سے ہے۔ اور حضور تاج الشریعہ کی شان یہ ہے کہ جب وہ چالیس سال بعد غالباً ۲۰۰۵ء میں دوبارہ ازہر تشریف لے گئے تو شیخ الازہر (علامہ سید محمد طنطاوی) آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیتے ہیں اور آپ کو "فخر ازہر" ایوارڈ پیش کرتے ہیں۔ تو آپ ایسے عالم تھے کہ جامعہ ازہر کو بھی آپ پر فخر ہے۔

لہٰذا حضور تاج الشریعہ اس پائے کے عالم بھی تھے، مفسر تھے، محدث تھے، مفتی فقیہ تھے، شاعر تھے، صاحب طریقت تھے، صاحب علم و عمل تھے، صاحب عزیمت بھی تھے۔ حضور مفتی اعظم نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔ جب ان کا وصال ہوا تو ان کے چہلم میں دنیا بھر سے جید علمائے کرام تشریف لائے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ ان علماء ومشائخ میں خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت مولانا برہان الحق جبل پوری، مارہرہ مطہرہ کے سجادہ نشین احسن العلماء، صدر العلماء مولانا غلام جیلانی میرٹھی اور دیگر بہت سے لوگ تھے۔ پاکستان سے قاری مصلح الدین صدیقی، قاری رضا المصطفیٰ، حاجی حنیف طیب، مولانا حسن علی رضوی (میلسی) اور دیگر علماء وہاں موجود تھے۔ اس چہلم میں حضرت برہان ملت نے یہ اعلان کیا کہ حضور مفتی اعظم ہند کے علم و تقویٰ میں سچے پکے جانشین تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں ہیں کیوں کہ اس وقت خانوادہ رضا میں ان سے بڑھ کر کوئی اور صاحب فضل و کمال اور صاحب علم و عمل کوئی اور نہیں ہے۔ تو جانشین مفتی اعظم جو حضور تاج الشریعہ کو کہا گیا وہ ان جید علماء ومشائخ نے آپ کو کہا۔

جب ۱۹۹۸ء میں تاج الشریعہ انگلینڈ تشریف لائے تھے تو میں وہاں مانچسٹر میں موجود تھا۔ تو وہاں میں نے پہلی مرتبہ یہ نعرہ سنا تھا:

بستی بستی، قریہ قریہ۔۔۔۔ تاج الشریعہ، تاج الشریعہ

اس طرح ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ان کو تاج الشریعہ کے لقب سے شہرت حاصل ہوئی۔ تاج الشریعہ آپ کو جید علماء نے ایک موقع پر اجتماعی طور پر فرمایا۔ آپ کو اپنے بزرگوں سے علوم، فنون اور تقویٰ ملا۔ اعلیٰ حضرت خود بہت بڑے جامع علوم وفنون تھے، اور ان کے دونوں شہزادگان بھی جامع علوم وفنون تھے اور ان کے نبیرہ مفسر اعظم جیلانی میاں بھی جامع علوم وفنون تھے تو تاج الشریعہ کو یہ سب ان بزرگوں سے ملا۔

نعتیہ شاعری میں بھی آپ کو اپنے بزرگوں سے حصہ ملا۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں آپ حج کے لیے تشریف لے گئے تو سعودی حکومت نے آپ پر بے جا ظلم کیا، پابندی لگائی اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جانے نہ دیا بلکہ ہندوستان واپس بھیج دیا۔ اس موقع پر آپ نے وہ کلام تحریر کیا جس کا مقطع یہ ہے:

ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل در اقدس۔۔۔۔کیسے منفعل جاتا

اس شعر میں فرماتے ہیں کہ میری یہ (مدینہ منورہ حاضری کی) آرزو سرکار کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری فرمائیں گے۔ آپ کی یہ آرزو اس طرح پوری ہوئی کہ جب آپ بریلی شریف تشریف لائے تو ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام میں (اس سعودی ظلم کے خلاف) بڑا احتجاج ہوا جس سے سعودی حکومت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوئی، آپ کو خصوصی ویزہ جاری کیا اور آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ تاحیات وہاں حاضر ہوتے رہے۔ سال میں کئی کئی بار آپ وہاں تشریف لے جاتے تھے لیکن اس پابندی کے بعد جب آپ پہلی مرتبہ تشریف لے گئے تو بہت زیادہ خوش تھے۔ ایک کلام کے بعض اشعار یہ تھے:

مر کے جینے کا پاؤں مزہ خیر سے
راہ طیبہ میں آئے قضا خیر سے
مجھ کو ان کو اشارہ ملا خیر سے
میں مدینہ کی جانب چلا خیر سے
خوب گزریں گے صبح و مسا خیر سے
ان کے در پہ جو بستر جما خیر سے

شام سے ہم کو طیبہ میں نیند آ گئی
زندگی کا سویرا ہوا خیر سے

خاکِ طیبہ کو پا کر ہوں میں شادماں
میرا اخترِ درخشاں ہوا خیر سے

وما علینا الا البلغ المبین۔
پیر فرحت حسن خاں حضرت تاج الشریعہ کے بھانجے ہیں۔

افکارِ شیخ الاسلام تاج الشریعہ

مفتی محمد عدیل رضا قادری رضوی

حاضرین کرام! ہم سب یہاں شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند سیدی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے عرس کی محفل میں حاضر ہیں۔ اللہ رب العزت حضرت کے رُوحانی تصرفات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے، آمین۔ میں تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کے احباب اور بالخصوص خلیفہ تاج الشریعہ علامہ مولانا حافظ محمد شاکر قادری مدظلہ کو دل کی اتھا گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انس خوبصورت انداز سے مرشدِ کریم کے عرس کی اس تقریب کو سجایا۔ اللہ رب العزت آپ کی عمر میں مزید برکت عطا فرمائے اور سیدی تاج الشریعہ کے علمی و رُوحانی فیضان سے مزید مالا مال فرمائے۔

حضرت تاج الشریعہ ایک جامع کمالات شخصیت ہیں۔ حضرت کی شخصیت ایسی ہے کہ جب بندہ بات کرتا ہے تو سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ ان کے کن اوصاف کا ذکر کیا جائے اور کن اوصاف کا ذکر نہ کیا جائے۔ یہاں دیگر علماء خطاب فرمائیں گے وہ آپ کو بتائیں گے کہ تاج الشریعہ کی شخصیت کیسی ہے۔ ہمیں حضرت کی صحبت کے بابرکت لمحات کچھ میسر آئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس تو جو کچھ ہے وہ اس "کچھ" کی برکت کی وجہ سے ہے۔ اس "کچھ" نے ایسا کمال کر دیا ہے کہ ہم جہاں جاتے ہیں ایک فکر پیش کرتے ہیں اس فکر کو اللہ تعالیٰ دوام بخشتا ہے اور اس فکر کو مقبولیت مل جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ فکر اسی باغ سے میسر ہے، یہ خوشبو اسی پھول کی ہے اور اس خوشبوں میں ایسی بات ہے جس کا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خود ہی دلوں میں سما جاتی ہے، ذہنوں کو خود معطر کر دیتی ہے۔ مرشدِ کریم (تاج الشریعہ) فرماتے ہیں:

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کر دیں

تاج الشریعہ کی پوری زندگی یہی ہے۔ یہی ان کی فکر ہے اور یہی ہماری زندگی گزارنے کا مقصد ہے۔ لوگوں کے اپنے اپنے مقاصد ہیں، انھوں نے اپنے مقاصد بنائے ہوئے ہیں کہ ہمارا یہ مقصد ہے ہمارا وہ مقصد ہے۔ ہم نے مرشدِ کریم (تاج الشریعہ) سے عرض کیا کہ حضور ہماری زندگی کا کیا مقصد ہونا چاہیے، فرمایا:

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کر دیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کر دیں

کون سا پیغام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا عام کرنا ہے؟ فکر اور سوچ کو عام کرنا ہے؟ اپنا مقصد حیات کیا بنانا ہے؟ فرمایا:

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں

اعلیٰ حضرت کا یہی پیغام ہے۔ ساری زندگی اعلیٰ حضرت یہی پیغام دیتے رہے۔ ساری زندگی حجۃ الاسلام نے یہی یاد دلایا۔ ساری زندگی اسی فکر کو مفتی اعظم عالم اسلام نے پھیلایا ہے۔ ساری حیات ظاہری حضور تاج الشریعہ اسی سوچ کو بستی بستی، قریہ قریہ، نگر نگر، شہر شہر، ملک ملک پھیلاتے رہے کہ

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال وجاں ان پر فدا کر دیں

جب بات نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آجائے تو نہ رشتہ دیکھا جاتا ہے، نہ منصب دیکھا جاتا ہے، نہ مال دیکھا جاتا ہے اور نہ جان دیکھی جاتی ہے۔ یہ ہے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی فکر اور یہ ہے ان کی زندگی کا مقصد۔ ایک دوسرے مقام پر آپ نے اس طرح پیغام دیا:

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لیے
زندگی ہے نبی کی نبی کے لیے
نا سمجھ مرتے ہیں زندگی کے لیے
جینا مرنا ہے سب کچھ نبی کے لیے
عیش کر لو یہاں منکروں چار دن
مر کے ترسو گے اس زندگی کے لیے
چاندی چار دن ہے سبھی کے لیے
ہے سدا چاند عبد النبی کے لیے

حالات دیکھ کر وفا نہیں کی جاتی۔ جو حالات دیکھ کر چلے وہ احد تک نہیں پہنچے بلکہ آدھے راستہ سے واپس آ گئے کیوں کہ حالات اچھے نہیں تھے۔ تو نبی کریم ﷺ کو حالات دیکھ کر نہیں مانا جاتا، ان سے وفاداری حالات دیکھ کر نہیں کی جاتی۔ جب نبی ﷺ کو مان لیا تو سو مان لیا اب سر رہے یا نہ رہے نبی سے وفاداری نبھائی جائے گی۔ اور ایسا ہو تو پھر کیسے نوازہ جاتا ہے، فرماتے ہیں۔

چاندی چار دن ہے سبھی کے لیے
ہے سدا چاند عبد النبی کے لیے

اعلیٰ حضرت نے بھی یہی فرمایا:

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو فرمایا کہ دنیا کے چاند کی چاندنی کی ضرورت نہیں ہے، دنیا کی چمک اور رعنائی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو مکینِ گنبد خضریٰ کے ہریالے گنبد کی چمک چاہیے۔ پھر تاج الشریعہ فرماتے ہیں:

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو

نام لینا مسلکِ اعلیٰ حضرت کا اور ہے۔ تاج الشریعہ فرماتے تھے یہ نہ دیکھو کہ کون اعلیٰ حضرت کے مسلک کا نام لے رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اس مسلک کے مطابق چل بھی رہا ہے یا نہیں چل رہا۔ ایک عام سی بات ہے کہ جس کا طوطی بولتا ہے، ہر بندہ اپنے آپ کو اسی سے منسوب کرتا نظر آتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے مسلک کو اللہ تعالیٰ نے وہ شان اور امتیاز عطا کیا ہے کہ یہ حق اور باطل میں کسوٹی بن گیا ہے۔ یہ کھرے اور کھوٹے کے درمیان ایک حدِ امتیاز ہے۔ تو اب ہر بندہ اپنے آپ کو مسلک اعلیٰ حضرت سے وابستہ کرنے کی بات کرتا ہے۔ اس پُر فتن دور میں تو لوگ حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی گستاخی بھی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلک اعلیٰ حضرت سے منسوب بھی ہیں، لوگ رافضیوں (شیعوں) کی مجلس و محفل میں بھی جاتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو شمشیر اعلیٰ حضرت بھی کہلواتے ہیں۔ لہٰذا یہ نہ دیکھو کہ وہ اعلیٰ حضرت کے مسلک کا نام لے رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اعلیٰ حضرت کی فکر پر بھی چل رہا ہے یا نہیں چل رہا۔ نام لینا کچھ نہیں ہوتا اصل میں اس فکر پر چلنا ہوتا ہے، اور اس فکر پر جو چلتا ہے وہی سچا مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والا کہلائے گا۔ کیوں کہ آج تو ہر جگہ پر فتنوں کا دور ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

مسلکِ اعلیٰ حضرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے دین کا نام ہے۔ عشاق کا یہی شیوہ ہے۔

حقیقت یہی ہے۔ جو اعلیٰ حضرت کے طریقے سے دائیں بائیں اور اعلیٰ حضرت کے مسلک سے دور چلا جائے گا دیکھا گیا ہے کہ وہ بالآخر گمراہ ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے علامہ فہامہ اور رؤسا کو اس طور پر دیکھا گیا ہے۔ جب وہ اعلیٰ حضرت کے موقف سے آگے پیچھے پھرے تو وہ پریشان حالی کا شکار ہو گئے۔ اعلیٰ حضرت کے مسلک سے جب کوئی دور نکلتا ہے تو وہ سب سے پہلے صلح کلی بن جاتا ہے۔ وہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتا ہے کہ یہ بھی ٹھیک، یہ بھی ٹھیک، وہ بھی ٹھیک، وہ بھی ٹھیک۔ مسلک اعلیٰ حضرت میں بات ہوتی ہے کھری۔ گول مول اور گھما گھما کر بات نہیں ہوتی، صرف میٹھی میٹھی بات نہیں ہوتی بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت میں ہر بات قرآن و سنت کی روشنی میں کھری کی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ کھری باتیں پسند نہیں آتیں لیکن ان کی ناپسندیدگی کی وجہ سے حق کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ ہم حق کو کسی کی ناپسندیدگی کی وجہ سے ترک نہیں کرسکتے۔ تو آج کو مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لینے کے باوجود جو لوگ اغیار سے مل بیٹھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے۔ اسی لیے تاج الشریعہ نے یہ ترغیب دی کہ:

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

اعلیٰ حضرت کے مسلک پہ آنکھیں بند کرلو۔ علماء تو جانتے ہیں لیکن جو لوگ عالم نہیں ہیں ان سے کہہ رہا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کے مسلک پر رہیں، ادھر اُدھر دیکھنے کی کوشش کریں گے تو جو ہے اس سے جائیں گے۔ اسی لیے فرمایا کہ:

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے
صلح کلی نبی ﷺ کا نہیں سنیوں
سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے

وہ کہتے ہیں ہم صلح کلی نہیں ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کبھی چور نے بھی کہا کہ میں چور ہوں۔ چور کبھی اپنے آپ کو چور نہیں کہے گا۔ تو آج صلح کلی بھی اپنے آپ کو صلح کلی نہیں کہتا لیکن ان کے اعمال صلح کلیوں والے ہیں، سارے معاملات صلح کلیوں والے ہیں۔ ہم اسے کہتے ہیں یہ دور نگی چھوڑ یک رنگ ہو جا۔ یہ بھی صحیح وہ بھی صحیح یہ روش درست نہیں۔ ایمان والا کھرا ہوتا ہے اور اس کی سوچ و فکر میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ ناپاکی اور پاکی کیسے ایک ہوسکتی ہے۔ یہی تاج الشریعہ کا پیغام ہے اس شعر میں:

صلح کلی نبی ﷺ کا نہیں سنیو
سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے

بس نبی ﷺ سے وفاداری، نبی ﷺ سے وفاداری، نبی ﷺ سے وفاداری، نبی ﷺ سے وفاداری کرنی ہے۔ حالات کیسے بھی ہوں وفا حضور ﷺ ہی سے کرنی ہے۔ اور جب مسلمان وفا حضور ﷺ ہی سے کرتا ہے تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ تاج الشریعہ کا وصال ہوا تو بریلی شریف میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں تھی۔ جنازہ کے لیے لوگ جمع ہوئے تو میلوں تک ہجوم تھا اگرچہ بارش کی وجہ سے خاصا پانی جمع تھا لیکن لوگ دور دراز سے صرف ان کے جنازہ میں شرکت کے لیے اور ایک جھلک تاج الشریعہ کی دیکھنے کے لیے آئے۔ عالم اسلام کا سب سے بڑا جنازہ مرشدِ کریم تاج الشریعہ کا ہوا۔ ایسا جنازہ اسلام کی تاریخ میں کسی کا نہیں ہوا۔ ہم پاکستان میں غازی ملت غازی ملک ممتاز حسین قادری کے جنازہ کو شرکاء کے لحاظ سے سب سے بڑا جنازہ کہتے تھے۔ لیکن مرشد کریم کے جنازہ نے بتایا کہ عالم اسلام کا سب سے بڑا جنازہ وقت کے سب سے بڑے عالم دین (تاج الشریعہ) کا تھا۔

تاج الشریعہ نائب غوث اعظم تھے اور اپنے وقت کے سب سے بڑے صوفی تھے۔ جب دنیا سے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ اپنے تو اپنے غیر مسلم بھی پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہے تھے۔ ایسا نہیں کہ ان غیر مسلموں سے حضور تاج الشریعہ کا کوئی معاہدہ تھا یا کسی قسم کے تعلقات تھے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ حق کی دلیل تھی۔ ہندوستان کا وزیر اعظم ۵۹۹۱ء میں درگاہِ اعلیٰ حضرت پر حاضری اور تاج الشریعہ سے ملنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ملاقات نہیں کروں گا کہ اس کے ہاتھ بابری مسجد کی شہادت میں آلودہ ہیں، یہ ملوث تھا۔ یہ ہے آپ کا تصلب، یہ ہے آپ کی حق گوئی، یہ ہے آپ کی جرات اور یہ ہے آپ کی بے باکی کہ لوگ تو لائن لگا کر کھڑے ہوتے ہیں کہ وزیر اعظم سے ملنا ہے اور ملک کا وزیر اعظم تاج الشریعہ سے ملنے کا خواہش مند ہو اور تاج الشریعہ اس سے ملنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیں کے اس کے ہاتھ بابری مسجد کے شہادت سے آلودہ ہیں۔ یہ ہیں تاج الشریعہ۔

ساری زندگی تاج الشریعہ یہ درس دیتے رہے کہ:

داغِ عشق نبی ﷺ لے چلو قبر میں
ہے چراغ لحد روشنی کے لیے

وہاں (قبر میں) جنریٹر نہیں، یو پی ایس نہیں، وہاں نہ ٹیوب لائٹ ہے نہ بلب۔ وہاں روشنی ہوگی تو داغِ عشق نبی ﷺ سے ہوگی۔ حضور ﷺ کے عشق کا داغ ایسا ہے کہ زندگی کو تو روشن بنا ہی دیتا ہے، قبر کو بھی روشن کر دیتا ہے اور حشر میں بھی روشنی کرے گا۔ اسی لیے فرمایا:

داغِ عشق نبی ﷺ لے چلو قبر میں
ہے چراغ لحد روشنی کے لیے
اختؔر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے

ہمارا یہ یقین ہے کہ خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے۔ 'وا' کا مطلب کھلا ہوا ہونا یعنی جنت کھلی ہوئی ہے ہر ایک قادری کے لیے۔ ہو سکتا ہے یہاں کوئی چشتی بھی بیٹھا ہو، کوئی سہروردی بھی بیٹھا ہو یا کوئی نقشبندی بھی بیٹھا ہو، کوئی اشرفی بھی بیٹھا ہو تو یہ پوچھ سکتا ہے کہ مولانا آپ صرف قادری کے لیے کہہ رہے ہیں کہ 'خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے' تو میں اعلیٰ حضرت کی زبان میں ان سے عرض کروں گا کہ:

مزرع چشت و بخارہ و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

تو قادری نسبت ہو، چشتی نسبت ہو، سہروردی نسبت ہو یا نقشبندی نسبت ہو سارا کا سارا فیضان غوث اعظم کا ہے۔ اسی لیے مرشد کریم (تاج الشریعہ) نے فرمایا کہ 'خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے'۔ تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے ان اشعار کے پس منظر میں سیدی تاج الشریعہ کے اس شعر کو سمجھا جائے تو بات سمجھ آجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی تاج الشریعہ کے نقش قدم پر چلا اور ایسا تصلب فی الدین اور یقین عطا فرمائے۔ ہمیں مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے جس کا اظہار اعلیٰ حضرت نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

وما علینا الا البلغ المبین۔

مفتی عدیل رضا نور مسجد النور سوسائٹی کراچی میں امام و خطیب اور دارالافتاء کے مہتمم ہیں۔

تاج الشریعہ کی یادیں

مولانا یونس شاکر اختر القادری

نحمد و نصلی نسلم علی رسول الکریم۔ اما بعد فا عوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وکان ابوہما صالحا۔ صدق اللہ و مولانا العظیم و صدق رسول الکریم و نحن علی ذلک من الشاہدین و الشاکرین و الحمد للہ رب العالمین۔

حمد و ثناء کے بعد علمائے ذی وقار اور حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت میں عرسِ پاک کی اس بزم میں آنے والے تمام محبین! حصول برکت کے لیے قرآن کریم فرقان حمید سے ایک آیت مقدسہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان شاء اللہ بہت ہی مختصر اور مناسب وقت میں چند باتیں گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

الحمدللہ، یہ ہمارے برادر طریقت حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری محمد شاکر قادری کی محنت شاقہ اور ان کے عزم کا نشان آج کا یہ عرس کا پروگرام ہے۔ اتنے علماء کرام یہاں موجود ہیں کہ میں اسے مرکزی پروگرام کہتا ہوں۔ حالانکہ گزشتہ سال پروگرام کی ترتیب دارالعلوم امجدیہ میں ہوئی تھی۔ ارادہ یہی تھا کہ مرکزی پروگرام وہیں ہو۔ حضرت نے اشارہ کیا تھا کہ میں پروگرام کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کی تھی کہ حضور وقت آگے پیچھے کر لیجیے گا۔ امجدیہ میں تو مرکزی پروگرام نہیں ہو سکا اور آج ہم سب یہاں جمع ہیں۔

(بریلی شہر کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے دور سے شہرت حاصل ہوئی ان کی صالحیت کی وجہ سے۔ پھر آپ کے شہزادگان سے ہوتی ہوئی حضور تاج الشریعہ میں یہ صالحیت پائی گئی۔ اس کے علاوہ) اس کی وجہ کیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں یہ شہر بھی مقبول ہوا اور اس کے باسی اور یہ خدمات سر انجام دینے والے علماء اللہ و رسول کی بارگاہ میں مقبول ہوئے۔ الحمدللہ احسانہ۔ و کان ابوہما صالحا۔ ان کی صالحیت، اللہ اکبر، حضور محمد رضا میں بھی جاری ہے۔ پھر حسام رضا اور ہمام رضا ہیں۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ ان کو اچھا رکھے۔ ان کی نسل میں ان شاء اللہ صبح قیامت تک یہ صالحیت رہے گی ان کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ذریت میں بھی اور ہم ان سے متوسل ان کے مریدین ہیں، ان کے محبین ہیں، ان کے ارادت مند ہیں تو وہ ہمیں بھی محروم نہیں رکھتے اور نہ کریں گے۔ تو حضور تاج الشریعہ حیات ظاہری میں بھی ہماری یاوری اور مدد فرماتے رہے ہیں اور الحمد للہ اب بھی جتنے بھی ہمارے برادران طریقت ہیں یا حضور تاج الشریعہ سے محبت کرنے والے ہیں اگر کسی پریشانی میں ہوں اور تعلق ان کا وہاں سے مضبوط ہے لہذا الحمد للہ امداد آئی ہے، امداد آتی ہے اور امداد آتی رہے گی۔ یہ جو بات ہے:

بستی بستی ---- قریہ قریہ
تاج الشریعہ، تاج الشریعہ

آپ کا فیضان پوری دنیا میں ہے۔ لوگ تو اس سوچ میں تھے کہ ان کے کتنے مرید ہوں گے، وہ اعداد و شمار میں لگے ہوئے تھے۔ یہ تو اللہ جانے کہ اللہ نے کس کس کے دل میں ان کی محبت کو رکھا ہے۔ اور یہ بھی تو ہے نا کہ جس بزرگ سے کوئی مرید ہوتا ہے تو اُس پیر کامل کو یہ معلوم ہے کہ کس کا حصہ میرے پاس ہے۔ تو وہ اس کو داخل سلسلہ بھی کرتا ہے۔

حضور احسن العلماء ایک مرتبہ پی آئی بی کالونی (کراچی) میں کھتری مسجد میں تشریف لائے۔ حضور احسن العلماء بھی تشریف فرما ہیں اور حضور تاج الشریعہ بھی جلوہ گر ہیں۔ ایک شخص آیا حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرید ہونے کے لیے تو انھوں نے فرمایا کہ ازہری میاں (یعنی حضور تاج الشریعہ) سے بیعت ہو جائیں۔ حضور تاج الشریعہ نے اس کو داخل سلسلہ (بیعت) کیا۔ اس کے بعد حضور تاج الشریعہ سے بیعت ہونے کے لیے کوئی آیا تو انھوں نے اس کو احسن العلماء کی طرف بیعت کے لیے بھیج دیا۔

یہ بات جب میں نے اساتذہ سے معلوم کی کہ ایک بیعت ہونے آیا تھا تو انھوں نے دوسرے کی طرف بھیج دیا، اور جب ایک اور شخص آیا تو انھوں نے ان کی طرف بھیج دیا۔ یہ معاملہ کیا ہے؟ اپنے اساتذہ میں سے ایک بزرگ سے میں نے عرض کی کہ حضور یہ کیسے ہے، یہ کیا ہے بات سمجھ میں نہیں آتی، کوئی آدمی آیا تو اسے داخل سلسلہ خود فرمالیتے۔ تو مجھے فرمایا کہ شیخ طریقت کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص کا حصہ میرے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ مومن کی فراست سے ڈر کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ یہ فراست مومن ہے۔ وہ ہمارے بارے میں جانتے ہیں۔ ارادے بھی جانتے ہیں اور یہ بھی کہ کیا لینے آیا اور اسے کہاں سے ملے گا۔ وہ یہ جانتا ہے۔

اس حدیث پاک کو آزمانے کے لیے ایک غیر مسلم شخص نے اندر زنار باندھا اور اوپر جبا پہنا اور کسی بزرگ کے پاس گیا اور اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کر کے پوچھا کہ اس کا مفہوم بتا دیجئے کہ حضور نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈر وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس نے جن سے پوچھا انھوں نے فلاں کے پاس بھیجا۔ جس کے پاس بھیجا اس نے فلاں کے پاس بھیجا، فلاں نے فلاں کے پاس بھیجا۔ اس طرح وہ شخص بالآخر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں وہ شخص حاضر ہوا اور آ کر وہی سوال ان سے بھی کیا کہ اس حدیث پاک کا کیا مفہوم ہے جس میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ اس حدیث کا مفہوم جاننا چاہتا ہے، اس کو سمجھنا چاہتا ہے تو پہلے زنار توڑ۔ تو وہ شخص تائب ہوا اور اس نے زنار توڑی، کلمہ پڑھا، ارادت میں بھی داخل ہوا اور پھر کہنے لگا کہ میں اتنے لوگوں کے پاس گیا لیکن انھوں نے مجھے نہیں پہچانا۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ یہ تیری بھول ہے تو جس جس کے پاس گیا تھا ہر ایک نے تجھے پہچان لیا تھا پر تیرا حصہ میرے پاس تھا۔ کتنے ہی ایسے واقعات ہیں۔ اللہ اکبر

تو حضور تاج الشریعہ کے پاس کسی خیال سے بندہ آیا ہے اور اس کی مصیبت ظاہر نہیں بھی ہے تو حضور تاج الشریعہ خود کرم فرماتے کہ آپ آگے آئیں۔ کتنے ایسے واقعات ہیں۔ تو مبارک باد ہے ان لوگوں کے لیے جو حضور تاج الشریعہ کی محبت میں یہاں آئے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیے کہ اگرچہ حضور تاج الشریعہ ہماری نگاہوں سے بظاہر اوجھل ہیں لیکن ان کی توجہ ہمیں حاصل ہے۔ ان کی طرف سے قصور نہیں ہے، قصور ہمارا ہے۔ کنکشن اگر ہماری طرف مضبوط رہا تو فیض جاری رہے گا۔ کوتاہی تو ہماری طرف سے ہے۔ اس لیے میں اپنے پیر بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ کبھی بھی کسی سے بھی معاملہ میں یہ نہیں سمجھئے گا کہ حضرت غافل ہیں۔ نہیں۔ حضرت کی نظر کرم رہتی ہے، رہے گی اور ہم تو دعا کرتے ہیں کہ مرتے وقت بھی وہ ہمارے مونس و غمخوار رہیں تا کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہم رخصت ہو جائیں۔ جب قبر میں پہنچیں تو اللہ ہمیں کامیابی عطا فرمائے اور حضور تاج الشریعہ وہاں بھی ہمارے لیے مونس ہوں اور حشر ہمارا ان ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرمائے۔

میں ایک مرتبہ پھر تمام اہل محلہ بالخصوص عرس کمیٹی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اتنا شاندار اہتمام کیا اور اتنے علماء یہاں ہیں کہ میں تو دیکھ دیکھ کر حیران ہوں کہ آج کل ہم سب اتنے مصروف ہو چکے ہیں کہ ان سب کو ایک جگہ جمع دیکھنا ہمارے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے کہ ماشاء اللہ اتنے علماء ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔ سب اہل محبت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی محبتوں کو سلامت رکھے۔

اب میں اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں اسی دعا کے ساتھ کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض فرمائے۔ آمین، آمین، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

استاذ العلماء مولانا یونس شاکر مدظلہ العالی تاج الشریعہ کے وکیل و معتمد رہے اور تدریس وخطابت سے وابستہ ہیں۔ کراچی میں وابستگان حضور تاج الشریعہ کا آپ مرجع ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ کی مقبولیت

مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رب سیدنا محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد سیدنا محمد صلی علیہ وسلما۔

انتہائی واجب الاحترام مقتدر علمائے اہل سنت، برادرانِ اہل سنت، نوجوانانِ اہل سنت، نونہالانِ اہل سنت، فرزندانِ اہل سنت!

بہت اچھا خطاب فرمایا ہے استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یونس شاکر دامت برکاتہم القدسیہ نے اور جو بات انھوں نے فرمائی کہ صالحیت کا اثر کتنی ہی نسلوں تک رہا۔ اسی حوالہ سے ان کے مضمون سے فیض یاب ہوتے ہوئے اور اسی سے استفادہ کرتے ہوئے میں عرض کرتاہوں کہ یہ بات اب بالکل واضح ہے اور روزِروشن کی طرح واضح ہے اور امام ربانی علیہ الرحمہ نے بھی جو نقل کیاہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے رشتہ مصاہرت میں بھانجے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی کا عقد افغانستان سے آنے والے قیس جس کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نام عبد الرشید رکھا اور یہ نکاح آقا علیہ الصلوۃ و السلام نے منعقد فرمایا اور نکاح پڑھایا۔ حضرت خالد بن ولید چاہتے تھے کہ اپنے داماد کو اپنے گھر میں ہی رکھوں تاکہ بیٹی نظروں کے سامنے ہی رہے۔ پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "نہیں، تم جہاں سے آئے ہو عبد الرشید وہیں جاؤ، مجھے معلوم ہے کہ ان کی نسل سے ایک ایسا خاندان نکلے گا جو عرصہ دراز تک دین کی خدمت کرتا رہے گا۔"

اس تاریخی واقعہ پر تحقیقی کام کیا ہے لوگوں نے اس حدیث کو خان عبد الغفار خان باچا خان نے بھی نقل کیا، عبد الولی خان نے بھی نقل کیا، محسن علی خان نے بھی اس کو نقل کیا۔ کئی لوگوں نے اس کو نقل کیا۔ انھوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے نقل کیا کہ پٹھان جو ہیں، پختون جتنے بھی اور پشتون جتنے بھی ہیں یہ صحابی کی اولاد میں سے ہیں، اس لیے انھوں نے اس پر کام کیا۔

اس پر ہم نے غور کیا اور بھی لوگوں نے غور کیا اور مولانا نقی علی خان پر پی ایچ ڈی مقالہ جب لکھا گیا تو اس میں لکھا گیا کہ یہ ثابت ہوا کہ عبد الرشید کی اولاد میں جب دو قبیلے الگ ہوئے آفریدی اور یوسف زئی۔ یوسف زئی کی اولاد میں روہیل کھنڈ میں جب مغل بادشاہوں کے زمانہ میں نواب کو کئی گاؤں دیے گئے وہ وہاں آباد ہوئے اور پوراکان پور ان کی نگرانی میں تھا۔ پھر ان کی اولادوں میں سے مولانا رضا علی خان بریلی پہنچے اور مدرسہ مصباح التہذیب قائم کیا۔ پھر جب ان کا احسن نانوتوی سے اختلاف ہوا حدیث اثر ابن عباس کے تحت تو احسن نانوتوی نے مدرسہ مصباح التہذیب پر قبضہ کر لیا۔ یہ قابض لوگ ہیں جیسا کہ دارالعلوم دیوبند پر قاسم نانوتوی نے قبضہ کیا اور اسی قاسم نانوتوی کے ماموں احسن نانوتوی نے مدرسہ مصباح التہذیب پر قبضہ کیا۔ تو پھر دارالعلوم منظر اسلام وجود میں آیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مولانا رضا علی کا یہ وہ خاندان ہے جو عرصہ دراز سے دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔

میں نے پاکستان اور ہندوستان کے حوالے سے دارالافتاء کی تاریخ پڑھی ہیں کوئی تاریخ ۱۰۰ سال سے اوپر نہیں گئی۔ مسند افتاء سجی پھر اُجڑی، پھر دوبارہ سجی پھر اُجڑی۔ کبھی تسلسل نہیں ہے۔ کہیں تسلسل ہے تو نسلی اقتداء نہیں ہے۔ آج محدث دہلوی کی مسند کہاں ہے؟ آج مفتی صدر الدین آزردہ کی مسند کہاں ہے؟ آج دوسرے بڑے بڑے مدارس کے بانی تھے ان کی مسند کہاں ہے؟ عمائدین مراد آباد کی نسل کہاں ہے؟ سلسلہ ادھر سے اُدھر ہو جاتا ہے۔ انقطاع آجاتا ہے۔ لیکن دو سو سال پہلے امام العلماء مولانا رضا علی خاں بریلوی نے جو مسند افتاء سجائی تھی وہ آج بھی قائم ہے۔ یہی نہیں بلکہ دس سے زائد مفتیان کرام بیٹھے ہیں اور علمی فتاویٰ دیتے ہیں اور پھر وہ دنیا بھر میں ان فتاویٰ کی نشر و اشاعت ہوتی ہے۔

میں مبارک باد پیش کرتا ہوں مولانا محمد شاکر قادری مدظلہ العالی کو کہ بہت شاندار اور مرکزی پروگرام کا انعقاد کیا ہے۔ حلقہ کے لوگ موجود ہیں۔ قبلہ شاہ (تراب الحق قادری) صاحب فرماتے تھے کہ یہ جلسہ بریلویوں کا نہیں اکمل لوگوں کا جلسہ ہے اور جہاں اکمل آجائیں وہ جلسہ اکمل بھی ہوتا ہے، اجمل بھی ہوتا ہے، اشمل بھی ہوتا ہے۔ آج کا یہ جلسہ ہم سب کے لیے اجمل بھی ہے اور اکمل بھی ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت مقدسہ سورہ مریم کی آیت نمبر ۶۹ ان الذین امنوو عملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا۔ ترجمہ: بے شک جو ایمان لائے، عمل صالح کرتے رہے اللہ سبحان تعالیٰ ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں ودیعت فرمادے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین میں سے بعض نے سوال کیا تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیسے ممکن ہے کہ بعض اللہ کے نیک بندے گوشہ نشین ہوتے ہیں، خلوت نشین ہوتے ہیں، خانقاہوں میں ہوتے ہیں تو ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں کیسے آئے گی۔ پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، بخاری شریف کی یہ حدیث مبارکہ ہے، کہ جب اللہ تبارک تعالیٰ دھرتی پر موجود کسی شخص سے محبت فرماتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل عرض کرتے ہیں کہ الٰہی میں تیرے حکم کے مطابق اس سے محبت کروں گا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" (بخاری شریف کی شرح) میں اس پر اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے نہیں جیسے تم نے کہا کہ میں اس سے محبت کروں گا بلکہ اس کا تقاضا بھی پورا کرو۔ حضرت جبریل نے عرض کی کہ تقاضا کیا ہے؟ فرمایا کہ تقاضا یہ ہے کہ اس محبت کو مخلوق میں عام کرو۔ میں نے تمہیں بتایا، اب تم بھی آگے بتاؤ۔ تو حضرت جبریل اس محبت کو چرچا کر کے عام کرتے ہیں۔ حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے متعلق بیان کیا ہے کہ پھر جبریل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ساتویں آسمان پر چرچا کرتے ہیں، پھر چھٹے، پانچویں، چوتھے، تیسرے، پھر دوسرے، پھر پہلے آسمان پر۔ پھر یہ محبت نیچے نزول کرتی جاتی ہے پھر اس زمین تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ محبت لوگوں کے دلوں میں اتار دیتا ہے۔

اسی حدیث شریف سے متعلق بعض محدثین نے مزید اضافہ فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبریل میرے جو بندے خلوت نشین ہیں میں نے اس کی محبت تو دلوں میں ڈال دی ہے۔ اب ایسا کرو کہ اس کی طرف آنے والا جو آتا ہے تو ایسے آئے کہ اس کے ذوق و شوق میں اضافہ ہو، کمی نہ ہو، یہ نہ ہو کہ وہ قدم پیچھے ہٹالے اور یہ سوچے کہ آج نہیں جانا ایک ہفتہ کے بعد جاؤں گا۔ (جبریل) تم ایسا کرو کے ذوق و شوق کو بڑھاؤ۔ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام کی آنکھ کا دیدہ یاقوتی ہے جس سے سرخ شعاعیں نکلتی ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام کی آنکھ کا دیدہ زمردی ہے جس سے نیلی شعاعیں نکلتی ہیں۔ لغت میں موجود ہے کہ سرخ اور نیلی شعاعوں کو ملاؤ تو لوہا کٹ جاتا ہے۔ آپ اگر گڈانی جہاں شپ بریکنگ ہوتی ہے وہاں دیکھیں کہ اسی طرح شعاعوں سے لوہا کاٹتے ہیں۔ جب حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اس راستہ کو چمکانے دمکانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوں تو اس راستہ پر آنے والے کے دل کا زنگ کیوں نہیں اترے گا۔ اس اعتبار سے اللہ تبارک تعالیٰ اپنے بندے کا چرچا کرتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ بندے کا چرچا سدرۃ المنتہیٰ سے اُترا اور بندہ نیکوکار دنیا میں ابھی زندہ ہے تو اُس کی زندگی میں ہی اُس کا عرس ہو رہا ہے اور اُس کا چرچا ہو رہا ہے۔ پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ شرح تناسب آبادی کا مخلوق کے درمیان یہ ہے کہ جتنے انسان ہیں ان سے سوگنا زائد جنات ہیں، اور جنات سے سوگنا حشرات الارض ہیں، اور ان سے سوفیصد زیادہ حشرات البحر ہیں، اور ان سے سوفیصد زیادہ اجرام فلکی ہیں اور ان سے سوفیصد زیادہ اہل آسمان ہیں۔ یعنی ہر طبقہ پچھلے سے سوفیصد زیادہ ہے۔ تو ذرا غور کیجئے کہ سدرۃ المنتہیٰ تک یہ سب کتنے ہوں گے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک آبادی کا کوئی تناسب ہے؟ کمپیوٹر، کیلکولیٹر اور علم الھندسہ اسے بیان نہ کر سکے یعنی جہاں سے ہندسوں کی قوتیں ختم ہو جاتی ہیں وہاں سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کا چرچا شروع ہوتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ جبل الاستقامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مبارک زندگی میں ہمیں یہ سب کچھ ملتا ہے۔ میں قمر ملت مولانا قمر رضا خاں پر تحقیقی کام کر رہا تھا اور "تجلیاتِ قمر" کے نام سے مجلہ بھی شائع کیا۔ تو حضرت بڑے واعظ و مبلغ تھے، دوروں پر رہتے تھے، کبھی تو ایسا ہوتا کہ بریلی پہنچے گھر میں داخل بھی نہیں ہوئے کہ کہیں سفر کے لیے روانہ ہونا پڑ گیا۔ تو میں یہ سوچتا تھا کہ قمر ملت کی شہرت ایسی ہے تو اختر ملت کی شہرت کیسی ہوگی۔ تو اختر ملت کی شہرت کے لیے اس حدیث شریف میں رہنمائی ہے۔

جس کی شہرت اللہ سبحانہ تعالیٰ چاہے تو وہ ساری دنیا میں اتنا مقبول ہوتا ہے کہ علمائے کرام، جیسے مولانا یونس شاکر ابھی حوالہ دے رہے تھے کہ حضور تاج الشریعہ کے خلفاء میں علماء کی بہت بڑی تعداد ہے اور بلخصوص کراچی کے علماء کو حضور تاج الشریعہ کے قریب کردینے میں مولانا ابوالقاسم ضیائی صاحب کا بڑا کردار ہے۔ یہ علماء کو حضور تاج الشریعہ سے بہت قریب کر دیا کرتے تھے اور ان کی خاص درخواست پر حضور تاج الشریعہ سندِ حدیث بھی اور سندِ اجازت و خلافت بھی علماء کے لیے جاری کرتے تھے۔ لیکن ان کے اجرا کی صورت یہ نہیں تھی کہ جو چاہے آکر لے جائے۔ ان کا اپنا ایک اند ر طریقہ شروع سے رہا ہے۔ خاص طور پر اپنے ریدین کے لیے وابستگانِ سلسلہ کے لیے ہدایات بھی جاری کی ہیں کہ شیخ کا تصور کیسے کرنا چاہیے اور کس انداز میں ایک مرید کو اپنے شیخ کی بارگاہ کا ادب ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ یہ انھوں نے سکھایا اور بتایا اور اسی کے مطابق وہ عمل ہوتا تھا۔

اللہ اکبر، حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ان سے ایک اور فن کی ایجاد ہوئی ہے۔ ان کے کئی علوم و فنون کا حوالہ دے دیا تھا قبلہ فرحت حسن خاں نے اپنے خطبۂ صدارت میں۔ یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ قرآن مجید کا اپنے دور میں اعلیٰ حضرت نے اُردو ترجمہ املا کروایا۔ اسی طریقہ سے حضور تاج الشریعہ سے زبانی استفسار کیے جاتے تھے اور آپ فی البدیہہ زبانی ان کے جواب دے دیا کرتے تھے۔ کبھی آپ محافل میں موجود ہوتے تو سوالات کے جوابات عنایت فرماتے لیکن اس اعتبار سے میں نے فتاویٰ جات دیکھے ہیں۔ ایک اپنی نوعیت کا منفرد اور انوکھا مجموعہ فتاویٰ مرتب کیا گیا ہے۔ جتنے سوال کیے گئے بذریعہ انٹرنیٹ اور پھر حضور تاج الشریعہ نے انٹرنیٹ کے ذریعے ان کو جواب دیا اور پوری دنیا میں نشر کیا۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد انداز ہے اور آج تک کسی مکتب میں، کسی ادارے میں، کسی مدرسہ میں کسی مفتی کا یہ انداز نہیں دیکھا۔ غور فرمائیں تو یہ اس اعتبار سے اس فن کی ایجاد خود حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔

حضرت تاج الشریعہ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر مقناطیسی کشش رکھی تھی کہ بڑے بڑے مشائخ حضرت تاج الشریعہ کو دیکھتے ہی گویا ان کے

قدموں میں بچھے چلے جاتے تھے۔ بڑے بڑے مشائخ جن کے سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں مریدین موجود ہیں وہ حضرت تاج الشریعہ سے عرض کرتے تھے کہ اجازت حدیث دیجئے، کچھ عطا کیجئے۔ علمائے شام نے وہاں حضرت تاج الشریعہ کو قاضی اسلام کا مقام بھی دیا اور یہ وہی مقام ہے جو میرے مرشدِ کریم سیدی سندی شیخ المشائخ مفتیٔ اعظم ہند ابوالبرکات آل رحمن مولانا مصطفی رضا خاں نور اللہ مرقدہ کو اور صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی اور مفتی برہان الحق جبل پوری کو خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دیا کہ یہ قاضیٔ اسلام کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضور مفتیٔ اعظم کے فیض یافتہ حضور تاج الشریعہ کو علمائے شام قاضی اسلام کہتے ہیں۔ فخر از ہر ایوارڈ کی تفصیل آپ نے (جناب فرحت حسن خاں سے خطبۂ صدارت میں) سن لی۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ یہ جتنے بھی وابستگانِ سلسلہ یہاں موجود ہیں اور حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض حاصل کر رہے ہیں اور ان کے عرس کی اس عظیم الشان تقریب میں موجود ہیں یقینا کوئی بھی اس فیض سے محروم نہیں ہو گا۔

اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں شیخ طریقت کے تصلب فی الدین کا حصہ اس طرح عطا کرے کہ ہمارے اندر بھی وہ جذبات ہوں جن کے نتیجے میں ہم اپنے عقیدے اور ایمان کی حفاظت کا اہتمام وانتظام کریں۔ ایسا نہیں کہ محض رسمی طور پر بلکہ بڑے پیمانہ پر اہتمام ہونا چاہیے اور ان سے بچنے کی صورت کرنی چاہیے کہ جن کی صحبت سے نقصان پہنچا کرتا ہے عقیدے کو ایمان کو۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ہمیشہ اس معاملہ میں بڑے متصلب رہے اور ہمیں بھی متصلب ہونا چاہیے۔ ہمارا عقیدہ مذہب مذہب اہل سنت و جماعت مسلکِ امام احمد رضا ہے تو ہمیں اس مسلک پر ڈٹ کر اپنے ایمان کا اظہار کرنا ہو گا۔ ہر جگہ، ہر مقام پر ایمان کا اظہار کرنا چاہیے۔

فی زمانہ قادیانیت کی ریشہ دوانیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ لہٰذا ایسے موقع پر ضروری ہے اور آج کی نوجوان نسل کو پتا بھی نہیں کہ کس زمانہ میں کیا ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو آئینی طور پر، اور شرعی طور پر تو وہ پہلے سے ہی مرتد و کافر تھے، پاکستان کے آئین میں ان کو کافر قرار دیا گیا۔ یہاں موجود بہت سے لوگ تو اس زمانے میں پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ الحمدللہ اس دور میں ۲۲ دن جیل میں رہ کر میں نے چھوٹی سے عمر میں اپنا نام مجاہدین تحریکِ ختم نبوت میں لکھوایا۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ آپ اپنی نسل کو کیا دے رہے ہیں۔ اپنی نسل کو فکرِ امام احمد رضا عطا کر دیجئے۔ اسی مسلک پر ان کو استقامت کے ساتھ گامزن رہنے کی تعلیم دیجئے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے گھر کا نگران ہے، اس سے سوال کیا جائے گا کہ تمہاری رعایا کہاں گمراہ ہوگئی، کہاں بھٹک گئی اور تم نے ہدایت کا کوئی سامان نہیں کیا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت تاج الشریعہ جبل الاستقامہ علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا نسیم صدیقی جماعت اہل سنت کراچی سے وابستہ ہیں۔ تحقیق، تصنیف، تقریر، تدریس کے ماہر ہیں۔

ٹیکس اور اکاؤنٹنگ سروس

FBR PAKISTAN — Related Filings — SRB

اپنے کاروبار کے مکمل اکاؤنٹنگ ریکارڈ، سالانہ اکاؤنٹس کی تیاری اور اکاؤنٹس کے آڈٹ میں مدد کے لیے رابطہ فرمائیں۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور سندھ ریونیو بورڈ میں جمع ہونے والے ٹیکس گوشواروں، ویلتھ اسٹیٹمنٹ، ودہولڈنگ ٹیکس اسٹیٹمنٹ آن لائن جمع کرانے اور ٹیکس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔

Owais: 0345-2495186 محمد اویس
Shoaib: 0336-0344031 محمد شعیب

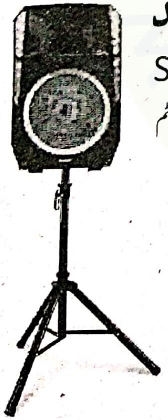

صباء ایکو ساؤنڈ
Saba Echo Sound
تقریبات کے لیے قابل اعتماد ساؤنڈ سسٹم کی سہولت کے لیے رابطہ کریں
پروپرائٹر:
محمد طاہر اختر القادری
دوکان نمبر ۹ اور ۱۰،
صدیقیہ مسجد،
مین ڈبل روڈ 36B لانڈھی۔
فون: 0300-2142793

تاج الشریعہ کے مرشدِ اجازت مولانا برہان الحق جبل پوری

ڈاکٹر رضوانہ سحر

مولانا مفتی برہان الحق جبل پوری کا خاندانی تعلق حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ کے جد امجد مولانا شاہ عبدالکریم اپنے وقت کے جید عالم اور شیخ طریقت تھے۔ برہانِ ملت کے والد عبدالسلام جبل پوری اعلیٰ حضرت کے محبوب خلیفہ تھے۔ پروفیسر مسعود احمد رقم طراز ہیں: آپ کے خاندان کو یہ بھی امتیاز حاصل ہوا کہ امام احمد رضا کے خاندان کے باہر پہلے خلیفہ عید الاسلام مولانا عبدالسلام قادری ہوئے اور مفتی برہان الحق قادری رضوی آخری خلیفہ ہوئے، جبکہ خاندان کے اندر یہ امتیاز صرف حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری رضوی کو حاصل ہوا کہ وہ پہلے خلیفہ اور حضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں قادری آخری خلیفہ ہوئے۔

تاریخ ولادت:

مولانا برہان الحق بروز جمعرات ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے جد امجد مولانا محمد عبدالکریم نقشبندی نماز فجر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جب برہان ملت کی دادی محترمہ نے ولادت کی خبر سنائی تو اس وقت آیت کریمہ "قدجاءکم برهان من ربكم" جاری بزبان تھی۔ خبر سنتے ہی فرمایا کہ "الحمدللہ! برھان آگیا"۔

تحصیل علم:

برہانِ ملت کی ولادت باسعادت ایک علمی و روحانی گھرانے میں ہوئی۔ جہاں شب و روز قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کا درس جاری رہتا تھا۔ آپ پانچ سال کی عمر کو پہنچتے ہی باشعور و صاحب فراست ہوگئے تھے۔ اس کم عمری ہی میں آپ اپنے تمام ہم عمر بچوں میں بالکل ممتاز و منفرد اور ایک نرالی شان رکھتے تھے۔ چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ سنت و شریعت کی عاملہ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار تھیں۔ لہٰذا ان کی حسنِ تربیت نے علم کی محبت اور حصولِ علم کا جذبہ آپ کے دل میں پیدا کر دیا۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے جد امجد نے "بسم اللہ شریف" کی افتتاح فرمائی۔ عربی والد ماجد سے، فارسی چچا حافظ بشیر الدین صاحب سے پڑھی۔ آپ نے ناظرہ سے لے کر علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل آبائی مکان جبل پور میں کی۔

اعلیٰ حضرت سے شرفِ تلمذ:

برہانِ ملت فرماتے ہیں: دورانِ درس، گفتگو کے درمیان اکثر وبیشتر اعلیٰ حضرت کا ذکرِ خیر ہوتا تو میرا دل زیارت اور قدم بوسی کی تمنا میں بے تاب ہوجاتا۔ تکمیل علوم کے بعد بھی ایک خواہش باقی تھی کہ مجددِ وقت امام اہل سنت کے بحر بے کنار سے کچھ موتی چُنوں۔ بالآخر آپ کی یہ تمنا شوال المکرم ۱۳۳۲ھ کے دوسرے ہفتے میں پوری ہوئی۔ جب آپ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پہلی مرتبہ حاضر ہوئے، تو انہوں نے آپ کے چہرے کے خدوخال اور آثار وقرائن سے اول ملاقات میں ہی آپ کی ذہانت و فطانت اور آثارِ سعادت کو محسوس فرمالیا تھا۔ اس لئے پہلی ملاقات ہی میں فرمادیا: اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین اور برہان السنت بنائے۔

پھر آپ اعلیٰ حضرت کے دارالافتاء میں بیٹھ کر ارشادات نقل کرتے، اور دارالعلوم منظر اسلام کے صدر مدرس مولانا ظہور الحسن رامپوری کے پاس بھی درس میں شریک ہوجاتے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند اور صدرالشریعہ کے ساتھ دارالافتاء میں آپ کا وقت گزرتا۔ یہ تینوں حضرات ساتھ ہی کھانا تناول فرماتے۔ حضرت برہانِ ملت نے کم و بیش تین سال اعلیٰ حضرت کی خدمت میں گزارے تمام علوم وفنون میں پختگی اور فتویٰ نویسی میں مہارت حاصل کرلی۔

فتاویٰ نویسی:

آپ کو فقہ وفتویٰ میں اس قدر مہارت ہوگئی تھی کہ خود اعلیٰ حضرت آپ کی فقہ اور افتاء سے مطمئن و خوش تھے، اور آپ کی ذات پر کامل اعتماد نے لگے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب اعلیٰ حضرت کو غیر منقسم ہندوستان کے لئے قاضی شرع اور مفتی شرع کی تقرری کری تو حضرت صدرالشریعہ کو قاضی شرع اور حضور مفتی اعظم ہند اور حضرت برہانِ ملت دونوں کو ان کا معاون مفتی شرع مقرر فرمایا۔ فقہ اور فتاویٰ کے علاوہ امام اہل سنت سے آپ نے ہندسہ، ہیئت، زیجات، تکسیر، جفر، مقالہ، توقیت جیسے کثیر علوم و فنون حاصل کیے۔ اعلیٰ حضرت آپ کو پینتالیس علوم و فنون کی اجازت عطاء فرمائی۔ جن علمائے کرام سے تحصیل علم کیا ان کے اسمائے گرامی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مولانا محمد عبدالکریم، مولانا محمد عبدالسلام، قاری بشیر الدین، مولانا عبدالرحمن افغانی، مولانا جلال امیر پشاوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

بیعت وخلافت:

۱۳۳۵ھ میں اعلیٰ حضرت سے بیعت کی سعادت حاصل کی اور ۲۶ جمادیٰ الثانی ۱۳۳۷ھ کو جبل پور میں عید گاہ کلاں کے جلسہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے آپ کو اجازت عطاء فرمائی، اور آپ کے والد ماجد سے ارشاد فرمایا: مولانا عید الاسلام صاحب! برہاں میاں آپ کے جسمانی فرزند ہیں اور میرے روحانی فرزند ہیں۔ دورانِ قیام بریلی میں فقیر نے ان کا ذہنی، علمی، عملی جائزہ بخوبی لے لیا ہے۔ اخلاق، تقویٰ، فتویٰ، اتباعِ سنت و شریعت وغیرہا، ہر پہلو سے آزمالیا ہے۔ میں اپنے اس روحانی فرزندِ سعادت مند، برہان الحق کو دستارِ فضیلت سے مزین کرکے ۴۵ علوم اور ۱۱ سلسلوں کی اجازت دیتا ہوں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

سیاسی بصیرت:

حضرت برہانِ ملت جہاں دینی و علمی اعتبار سے بلند پایہ عالم دین تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملی، ملکی، بین الاقوامی حالات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ اسی طرح اہل سیاست کے مکر و فریب اور دنیاوی و سماجی مسائل کی نزاکت کو بخوبی سمجھتے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کو ایسی سیاسی بصیرت عطاء فرمائی تھی کہ بڑے بڑے سیاسی لوگ اور حکام و افسران آپ کے سامنے تابِ گفتگو نہ رکھتے تھے۔ آپ کے زمانے میں دو چار نہیں بلکہ بے شمار قومی و ملی مسائل آئے، اور بعض مسائل میں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کفر و باطل کی تند و تیز ہوائیں اسلام کو لے اڑیں گی، اور مسلمانوں کو ان مسائل میں شکست ہو جائے گی۔ لیکن برہان ملت نے ہر ایک مسئلہ کا جم کر مقابلہ کیا اور اہل باطل کو مات دی۔ گاؤ کشی کی بات ہو، یا مسلم پرسنل لاء کا مسئلہ، اوقاف کی بازیابی کی بات ہو، ہندو مسلم اتحاد کی بات ہو، یا تحریکِ پاکستان ہر جگہ اور ہر مسئلے میں آپ نے قوم و ملت کی صحیح راہ نمائی فرمائی۔

سیرت و خصائص:

برہانِ ملت کی خاندانی شرافت، علمی وجاہت، فقہی بصیرت کی گواہی مجدد اعظم نے دی ہے۔ اگر آپ کی زندگی کا خلاصہ نکالیں تو آپ حقیقۃً "عکسِ رضا" تھے۔ فقہ و افتاء، تصلب فی الدین، احقاق حق، و ابطال باطل، کلیات و جزئیات پر ملکہ و عبور، اسلاف کی عقیدت، سرکارِ دوعالم ﷺ سے سچی محبت الغرض ہر وصف و خوبی میں اپنے پیر و مرشد کے سچے خلف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بہت سے علماء و مفتیان کرام دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آپ کی زیارت و استفادہ کے لئے حاضر ہوتے، جنہیں اعلیٰ حضرت کی زیارت یا صحبت حاصل ہوئی تھی وہ فرماتے تھے کہ برہانِ ملت کی زیارت سے اعلیٰ حضرت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

برہانِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ درجنوں کتابیں ہیں۔ فتاویٰ کی ۱۹ ضخیم جلدیں ہیں۔ بہت سی کتب ابھی غیر مطبوعہ ہیں۔ درجنوں کتب، ہزاروں تلامذہ و مریدین و خلفاء کے علاوہ آپ نے چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں یادگار چھوڑے۔

وصال:

۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء، شبِ جمعہ واصل باللہ ہوئے۔ خانقاہِ سلامیہ جبل پور مدھیہ پردیش میں مدفون ہیں۔

مصنفہ شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں اور "مولانا وصی احمد محدث سورتی کی خدمات" پر مقالہ لکھ کر کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کر چکی ہیں۔

مولانا شوکت حسن خاں قادری نوری

حافظ فرحان احمد قادری

ماضی قریب میں پاکستان میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والی بزرگ ترین ہستی، داماد مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ اور تاج الشریعہ کے برادر نسبتی پیر محمد شوکت حسن خاں قادری نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے۔ آپ نے اکابرین اہل سنت خصوصاً خاندان اعلیٰ حضرت کے بزرگوں کی صحبت سے خوب فیض پایا۔ اسی وجہ سے سب بزرگوں کے خوبصورت اور نایاب واقعات آپ کو یاد تھے۔ جو آپ کی صحبت میں کچھ دیر بیٹھ جاتا، محبت اعلیٰ حضرت سے سرشار ہو جاتا۔

مولانا شوکت حسن خاں کے آباؤ اجداد اترپردیش، ضلع پیلی بھیت کے رہنے والے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۹۲۹ء میں بریلی میں ہوئی۔ آپ کے والد شاہ حسن خاں دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی میں فارسی کے مدرس تھے۔ آپ نے دینی تعلیم منظر اسلام میں ہی حاصل کی اور بریلی ہی سے میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ اسلامیہ کالج بریلی سے گریجویشن آپ نے اعلیٰ نمبروں سے مکمل کیا۔

آپ نے بچپن ہی سے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خاں کی زیارت و صحبت سے خوب فیض حاصل کیا۔ حضرت مفتی اعظم سے بیعت اور پھر اجازت و خلافت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ہمہ وقت ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کا چہرہ نورانی اور پُر جلال تھا۔ اپنے مرشد کریم سے بے پناہ محبت فرماتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ فنا فی الشیخ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر محفل میں اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کا ذکر کثرت سے کرتے تھے۔

مولانا شوکت حسن خاں زندگی بھر مسلکِ اعلیٰ حضرت اور شہزادگان اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر سختی سے عمل کرتے رہے۔ یہی تعلیم اپنے تمام مریدین اور نوجوان علماء و مشائخ کو دیا کرتے تھے۔ اکثر آپ کے پاس حاضرین جب کسی سفر کا ذکر کرتے اور دُعا کے لیے کہتے تو آپ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شہر یا سفر کو جاؤ تو وہاں ولی اللہ یا بزرگ کا مزار ہو تو ان کی بارگاہ میں حاضری کی نیت کر لو ان شاء اللہ اس اللہ کے ولی کی نظر کرم سے آپ کے کام میں آسانی و برکت ہوگی۔

آپ فرماتے تھے میرا معمول ہے کہ جب پنجاب کا دورہ کرتا ہوں تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے جاتا ہوں، آپ ہی کی برکت سے سارا سفر اور تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔

مولانا شوکت حسن خاں کے تقویٰ و طہارت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت پر استقامت کی برکت تھی کہ خاندان اعلیٰ حضرت کے شہزادگان آپ سے محبت کرتے تھے اور جب بھی یہ حضرات کراچی تشریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

لاتے تو مولانا شوکت حسن خاں علیہ الرحمہ کے گھر بھی قیام فرماتے۔

صاحبزادہ پیر فرحت حسن خاں اپنے عظیم والد کے بارے میں فرماتے ہیں: میرے والد فنافی الشیخ اور فنافی الغوث الاعظم تھے، قولاً اور فعلاً تعلیم و تبلیغ میں فنافی الرسول تھے۔ دورِ حاضر میں اتنے پاک و ہند اور عرب شریف کے اتنے زیادہ علماو مشائخ کی صحبت اٹھائے ہوئے اور ان کے واقعات بتانے والی اگر کوئی ایک شخصیت تھی تو وہ صرف میرے والد ماجد کی تھی اور دور دور تک اس حوالے سے آپ کی مثال نہیں ملتی۔ حق ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہے تو موت کا بھی ایک وقت ہے۔ چناچہ میرے والد گرامی حضرت مولانا شوکت حسن خاں قادری رضوی نوری بریلوی بھی اپنے وقت یعنی ۲۳ رمضان شریف کی رات ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر اپنے اہل خانہ اور ہزاروں معتقدین و محبین کو سوگوار چھوڑ کر وصال فرماگئے۔

دارالعلوم امجدیہ کراچی میں نبیرۂ صدرالشریعہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطہ میں آپ کا مزار ہے۔ آپ کی اولاد میں پیر فرحت حسن خاں قادری اور سعد حسن خاں دو فرزند ہیں۔

مصنف عالم فاضل، مفتی اور ماہر عامل ہیں۔ ایک عرصہ سے مصطفائی شریعہ کالج برائے خواتین کراچی میں استاد ہیں۔ مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ ملیر کے نگران بھی ہیں۔

حمدِ باری تعالیٰ

کلام: تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہُ ۔ مَالِی رَبٌّ اِلَّاھُو
یَفْنَی الْکُلُّ وَیَبْقَی ھُو ۔ لَیْسَ الْبَاقِی اِلَّا ھُو
مَنْ کَانَ دُعَاہ اَنْ یَا ھُو۔ ذَاکَ حَمِیدٌ، عُقْبَاہ
مَنْ کَانَ لِرَبِّی دُنْیَاہ ۔ عَاشَ سَعِیدًا اُخرَاہ
مَنْ کُنْتَ اِلٰھِی مَوْلَاہ ۔ کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاہ
مَنْ مَّاتَ یَقُولُ اَللّٰہُ ۔ ذَاکَ الْخَالِدُ مَحْیَاہ
اَلرِّضْوانُ لَہُ نُزُلٌ، ۔ جَنَّتہُ خُلْدِ مَاْوَاہ
اَدْرِکْ عَبْدَکَ جِیلَانِی ۔ مَنْ غَیْرُکَ یَدْفَعُ بَلْوَاہ
وَیَزُورُ سَلَامُ الرَّحْمٰنِ ۔ خَیْرَ نَبِیٍّ نَبَّاہ
ھذَا اَخْتَرُ اَدْنَاکُمْ ۔ رَبِّ اَحْسَنَ مَثْوَاہ

نعت شریف

کلام: تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کو دیدہ تر میں
یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں
تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر میں
مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں
مدینے کی وہ مرگ جاں فزا گر ہے مقدر میں
امر ہوجائیں گے مر کے دیار روح پرور میں
ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستم گارو
سنو ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دور ستم گر میں
مدینے سے رہیں خود دور اس کو روکنے والے
مدینے میں خود اخترؔ ہے، مدینہ چشم اخترؔ میں

منقبتِ تاج الشریعہ

از: مفتی احمد میاں برکاتی، حیدرآباد

نہیں ہے فیض پانے میں کوئی اختر رضا جیسا
نہیں گوہر لٹانے میں کوئی اختر رضا جیسا
ہزاروں عندلیب خوش نوا دیکھو بہر سُو ہیں
نہیں ہے اس زمانے میں کوئی اختر رضا جیسا
نہ کوئی مثل فتویٰ ہے، نہ کوئی مثل تقویٰ ہے
دکھا دو اس خزانے میں کوئی اختر رضا جیسا
کبھی ہے علم کا چشمہ، کبھی خلق و عمل کا ہے
نہیں چشمے بہانے میں کوئی اختر رضا جیسا
خلیل ملت و دین بھی جنہیں 'مفتی' کہیں حافظ
ہے ایسا کیف پانے میں کوئی اختر رضا جیسا؟

www.muftiakhtarrazakhan.com

حياة تاج الشريعة الشيخ محمد أختر رضا خان

نور مصطفىٰ بركاتى

ولد الشيخ تاج الشريعة رحمه الله تعالى بالثالث والعشرين من نوفيمبر عام الف و تسع مائة و ثلاثة و اربعين الميلادى فى مدينة بريلى۔

فى البداية قد تعلم على والده الشيخ مولانا ابراهيم رضا خان رحمه الله تعالى و والدته رحمها الله تعالى۔ثم التحق بالمعهد الشرعى الذى اسسه المحدث البريلوى رحمه الله تعالى باسم مدرسة منظر الاسلام و الكلية الاسلامية فى مدينة بريلى، ومن اساتذته جده لام الشيخ مولانا مصطفى رضاخان رحمه الله تعالى و والده مولانا ابراهيم رضا خان و شقيقه الشيخ مولانا ريحان رضا خان رحمه الله تعالى و المفتى افضل حسين و المفتى جهانكير خان رحمهم الله تعالى اجمعين۔ وقد اخذ الطريقة القادرية من جده لام الشيخ مولانا مصطفى رضا خان رحمه الله تعالى۔

وكان فطينا جدا و فى اثناء دراسته كان يترجم الاخبار الهندية باللغة العربية لاستاذه العربى الشيخ المصرى (استاذ الادب العربى) وهو قد اقترح على والده بارساله الى مصرلمتابعة دراسته فى الجامعة العريقة جامعة الازهر الشريف۔ وقد رحل الشيخ الى مصر واكمل دراسته فى جامعة الازهر ثم عاد الى بلده عام الف وتسع مائةوستة وستين الميلادى وعين مدرسا فى مدرسة منظر الاسلام و قد بدا الافتاء۔ وقد تدرب على الافتاء تحت اشراف جده لام الشيخ مولانا مصطفى رضا خان رحمه الله تعالى حتى جعله خليفة له۔ وقد اخذ الاجازة فى الحديث الشريف و الطرق الصوفية و الاوراد و الاذكارمن الشيخ مولانا مصطفى رضا خان و الشيخ مولانا ضياء الدين المدنى و مولانا برهان الحق و الشيخ مولانا حبيب الرحمان و الشيخ مولانا مصطفى حسن المارهروى رحمهم الله تعالى، و هذه الاجازات تدل على ثقتهم به۔

سافر الشيخ رحمه الله تعالى فى مختلف انحاء الهند من اجل جولاة دعوية فى حياة جده لام الشيخ مولانا مصطفى رضا خان رحمه الله تعالى و لاسيما بعد وفاته عام الف وتسع مائة و واحد وثمانين الميلادى، ثم سافر الى بلاد مختلفة من اجل الدعوة الى الله تعالى كباكستان و بنكله ديش و تركية و مصر و سورية و الامارات العربية المتحدة و امريكا و بريطانية و جنوبى افريقية و زمبابوے وغيرذلک من البلاد۔ ومن خلال جولاته الدعوية قد اقام علاقات طيبة راسخة مع العلماء و المشائخ العظام وقد اخذ عنه الطريقة القادرية ملايون من الناس، وقد اجاز الشيخ رحمه الله تعالى مائات من العلماء و المشائخ فى الحديث الشريف و الطرق الصوفية و الاوراد و الاذكار۔ وقد دعا العلماء و المشائخ من خارج الهند الى الاحتفال بمناسبة ذكرى السنوية للمحدث البريلوى رحمه الله تعالى۔

كان يتقن اللغة العربية والاردية و الفارسية و الانجليزية، وقد كتب فيها الفتاوى و المؤلفات نظما و نثرا و يبلغ عدد مؤلفاته من الشروح و الحواشى و الرسائل الى اكثر من سبعين مؤلفا، اقام دار القضاء الرئيسية و فروعها فى المدن المختلفة من الهند من اجل كثرة اسفاره و اكثار رجوع العوام و الخواص اليه للاستفتاء، لاسيما للاعلان لرؤية الهلال۔ قام ايضا باصدار المجلة الشهرية باسم "سنى دنيا" عام الف وتسع مائة و اربعة و ثمانين الميلادى من اجل الدعوة الى الله تعالى و نشر تعاليم الاسلامى الى مناطق شاسعة، ولا تزال هذه المجلة تصدر فى اللغة الهندية ايضا الى الأن۔

تولى رئاسة المنظمة باسم تنظيم جماعة رضاءالمصطفى التى اسسها المحدث البريلوى لاجل حل القضاء السياسية للمسلمين۔ انشا المجلس الشرعى الهندى من اجل حل القضايا الفقهية المعاصرة فى ضوء آراء اهل العلم والفتوى، وقد عقد سبعة عشر موتمرا للمجلس الشرعى، وقد صدر واحد و خمسون قرارا فى الواضيع المختلفة تحت اشراف اهل الفتوى للمجلس الشرعى، اعد آلافا من العلماء و قام بارسالهم الى الدول المختلفة من اجل خدمة الاسلام والمسلمين، و فى عام الفين انشا مزكز الدراسات الاسلامية فى مدينة بريلى باسم جامعة الرضا، فيها مبيت لاف ومائة طالب۔

قامت جامعة الازهر الشريف بمنح فضيلة الشيخ تاج الشريعة رحمه الله تعالى جائزة "فخر الازهر" التى لم ينلها احد من اهل الهند وباكستان وذلک من اجل جهوده الجبارة فى سبيل خدمة الاسلام والمسلمين۔

اصدر المركز الملكى للبحوث والدراسات الاسلامية بالمملكة الاردنية الهاشمية قائمة حول اكثر خمس مائة شخصية اسلامية تاثيرا حول العالم وعد تاج الشريعة مدى الحياة ضمن قائمة اكثر ثلاثون شخصية اسلامية تاثيرا حول العالم۔عين تاج الشريعة ولده المفتى عسجد رضا خان خليفته، ثم بعد وفات تاج الشريعة رحمه الله تعالى بعشرين من يوليو عام الفين وثمانية عشر الميلادى، عينه الشيخ مولانا ضياء المصطفى من مولانا امجد على الاعظمى رحمه الله تعالى قاضى القضاة فى الهند۔

مولف مدرس ہیں اور شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی میں ایم فل کا مقالہ تحریر فرمارہے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com